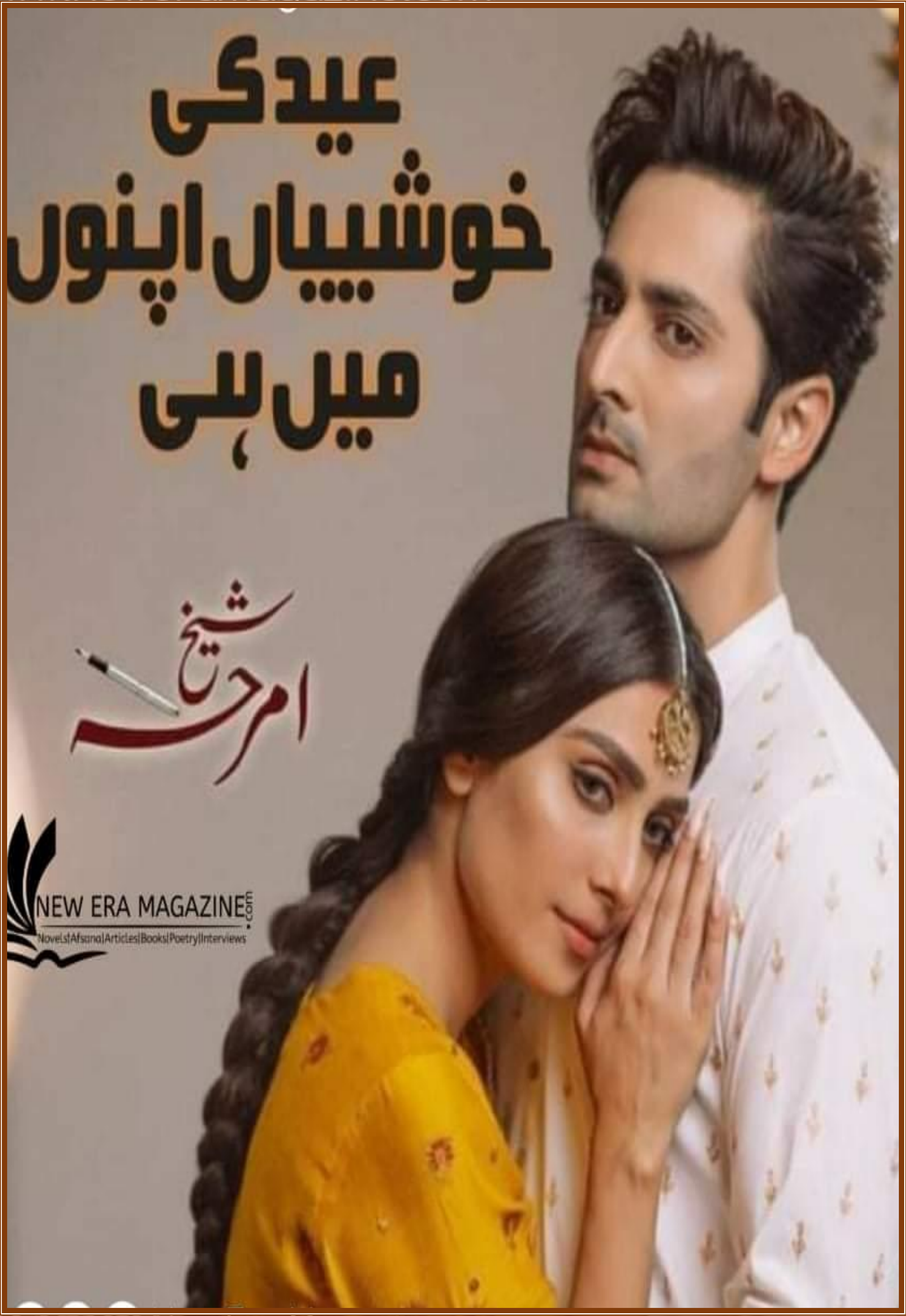
عید کی
خوشیاں اپنوں
میں ہی
امرحہ شیخ
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید کی خوشیاں اپنوں میں ہی

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

بھاووووو!

آآآآآ۔۔۔۔امی۔۔۔بھوت۔۔۔بھوت!!!

عدن اکیلی اپنے اور عریبہ کے مشترکہ کمرے میں بیٹھی مطالعہ کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کسی کے بھاوو کی آواز اپنے بلکل کان کے نزدیک سن کر اچھل پڑی۔۔۔۔

ویسے ہی بیچاری فطرتاً بہت ڈرپوک سی ہوتی ہے۔

اس سے پہلے وہ کمرے سے دوڑ لگاتی۔۔۔کسی نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے قریب کھینچا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ بند کر دیا۔۔۔۔

عدن کی تو جان ہی نکل گئی تھی۔۔۔اس نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔

عریب یک ٹک اسے دیکھتا رہا۔۔۔عدن نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولی لیکن جب عریب کو اور وہ بھی اپنے اتنے نزدیک دیکھا۔۔۔عدن کی تو پوری آنکھیں ہی پھٹ گیں۔

آآ۔۔۔پپ۔۔۔آپ کب آئے۔۔۔آپ تو کہہ رہے تھے تین چار دن اور لگیں گے؟؟ وہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا کیوں کے اس نے خود تائی امی اور عریب کی گفتگو سنی تھی وہ بڑے پاپا اور ظام کے ساتھ لاہور گیا ہوا تھا۔۔۔۔جو وہاں آفس کے کسی کام سے گئے تھے۔۔۔۔

لاہور میں بڑے پاپا کی اپنے دوست سے اتفاقاً ملاقات ہو گئی تھی۔۔۔جو ان سب کو اپنے گھر لے گئے تھے اور وہیں کچھ دن اور رکنے کا ارادہ تھا۔۔۔

ہاں بلکل لیکن میں تمہے بہت مس کر رہا تھا۔۔۔۔۔اس لئے آ گیا۔۔۔اسکی بات سن کر عدن شرما گئی۔۔۔

ارے یار اتنا مت شرماؤ جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔۔ظام کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

ظام کی آواز سن کر عدن نے جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

اوئے خبردار جو عدن کو میرے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔اور تم۔۔کیا کرنے آئے ہو یہاں۔۔۔عریب نے ظام کو جھڑکا لیکن ظام نے کونسا اثر لینا تھا آرام سے کھڑا اپنی بتیسی کی نمائش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

اور کہا بس اتنا۔۔۔میرے قدم خود بخود یہاں آ گئے۔۔

اس سے پہلے عریب کوئی جواب دیتا۔۔۔۔۔عدن بول اٹھی۔۔

اچھا میں چاچو سے مل کر آتی ہوں۔۔۔۔عدن کہہ کر کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

پیچھے عریب نے ظام پہ حملہ کر دیا۔۔

کمینے کیا بول رہا تھا ہاں میں جھوٹا ہوں۔۔ہر وقت بیچ میں ٹپک پڑتا ہے۔۔۔عریب نے غصے میں ظام کی گدی پکڑی۔۔

ابے چھوڑ کیوں میرے ہونے والے بچوں کو یتیم کرنا چاہتا ہے ہائے لگتا ہے میں مر رہا ہوں۔۔ دنیا والوں۔۔۔تخلیہ۔۔۔سن لو دنیا والوں میرے بیوی بچوں کا خیال رکھنا۔۔ظالموں سے۔۔

ظام کے ڈرامے شروع ہو چکے تھے۔۔ عریب جو گردن دبوچے کھڑا تھا تھوڑی تھوڑی دیر میں عریب اسے پیٹھ پر بھی ہاتھ جڑ دیتا۔۔۔

ظام کی بات پر عریب نے ہاتھ روک کر اسے حیرت سے دیکھا۔۔

ہیں بیوی بچے؟؟؟ابے سالے خود تو بڑا ہو جا پہلے۔۔۔عریب نے تپ کر کہا۔

اور کتنا بڑا ہونا باقی ہے بھائی پچیس کا ہو گیا ہوں۔۔خود تو صاحبزادے نکاح کر کے ہی بھول گئے کے۔۔۔ایک عدد رخصتی بھی ہوتی ہے۔۔۔۔پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔تڑپا دیا پیپے کو۔۔۔

ایک بات بتائیں شادی کیوں نہیں کر رہے تاکہ پھر میرا ابھی نمبر آ سکے۔۔۔ظام کو کچھ زیادہ ہی صدمہ تھا۔۔

رک ابھی جا کر ڈیڈ کو تیرے یہ حسین خیال بتا کر آتا ہو۔۔۔عریب اسے جھوڑ کر کمرے سے بھاگا۔۔۔۔۔

اوہ بھائی کہاں جا رہے ہو رک جاؤ۔۔۔ظام بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے بھاگا۔۔۔

دونوں ہی بھاگتے ہوئے ڈیڈ کے کمرے کے باہر پہنچے۔۔

یار بھائی پلیز میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔ظام نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔آج تو تمہارا رشتہ میں پکا کرواوں گا بیٹے۔۔۔عریب یہ کہ کر دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑا۔۔اس سے پہلے وہ دروازہ کھول کے اندر جاتا۔۔۔۔ظام نے اس کی ٹانگے پکڑ لیں۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی میں تمہے کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔

چھوڑ مجھے۔۔

نہیں۔۔۔۔نہیں میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔پلیز بھائی ڈیڈ کے کمرے میں مت جائیں وہ ظالم۔۔اس کی بات ادھوری رہ گئی۔۔کسی نے گدی پر ایک زبردست قسم کا تھپڑ رسید کر دیا۔

بیچارا تڑپ کر کھڑا ہوا۔۔

کون ہے بد تمیز کس۔۔۔۔ جیسے ہی اس نے پیچھے دیکھا اسکی زبان کو بریک لگی اور آنکھیں باہر کو آ گئیں۔۔

جی جی بلکل سہی سمجھے پیچھے انکے والد محترم پوری شان کے ساتھ کھڑے مظام کو گھور رہے تھے۔۔

ہاں بھئی کیا کہ رہے تھے ابھی۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔ عر۔۔ عریب بھائی سے کہ رہا تھا کہ ایک ہفتے بعد عید ہے تو میرے ساتھ چلو مجھے جوتے خریدنے ہیں۔۔۔

اچھا!! عقیل صاحب ایک آئی برو اچکا کر بولے۔۔

جی بلکل۔۔۔آپ عریب بھائی سے پوچھ لیں۔۔۔۔

ہمم اچھا تو چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔۔

ارے ڈیڈ آپ کیا کرینگے شاپنگ مال میں بہت رش ہو گا۔۔۔ عید کی وجہ سے بہت عوام ہو گی۔

تو اس میں کونسی بڑی بات ہے لوگ شاپنگ بھی نہ کریں اب۔۔۔ عریب پیچھے سے بولا جس پر ظام نے عریب کی جانب رخ کر کے رونے والی شکل بنائی۔۔۔

عریب اپنا قہقہ بہت مشکل سے ضبط کر سکا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر عریب مجھے بتاؤ اب کیا کیا ہے اسنے جو یوں میرے کمرے کے باہر تم دونوں کھڑے فضول حرکتیں کر رہے تھے۔۔ عقیل صاحب نے عریب کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ظام برا پھنسا تھا اگر ڈیڈ کو پتہ چل جاتا تو ظام کی شامت پکی تھی۔۔۔

وہ ڈیڈ وہ وہ ظام کہہ رہا تھا کے اسے آپ کے کمرے کی صفائی کرنی ہے اور ویسے تو ڈیڈ کو ہمیشہ یہی شکایات رہتی ہے کے انکا چھوٹا بیٹا نکمہ ہے کچھ کرتا نہیں اور۔۔۔۔

بسسس!!! اس سے پہلے عریب اور فضول بولتا عقیل صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش ہونے کا کہا۔۔

تم ہو نکمے۔۔۔۔۔رو دھو کر آفس آتے ہو ہر وقت سب سے چونچے لڑاتے رہتے ہو میرے کمرے کی صفائی کرے گا جس نے اپنے کمرے کی صفائی کبھی نہیں کی۔۔۔۔۔ہنہ۔۔۔۔کب بڑے ہو گے تم۔۔ عقیل صاحب سخت لہجے میں کہتے واپس مڑ گئے۔

جب کے ظام سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔

عریب نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔کیوں فضول بولتے ہو جانتے ہو نہ ڈیڈ جلدی غصے میں آجاتے ہیں۔۔۔ عریب اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔جب کے ظام بلکل چپ تھا۔

عریب کو تشویش ہونے لگی۔۔۔ظام نے اس کی کسی بات پر ریکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔

کچھ بولو ظام اس طرح سے کیوں چپ کھڑے ہو گے۔۔ عریب کی بات پر ظام نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میں یہ سوچ رہا ہوں جب ڈیڈ کو میں اتنا ہی بڑا لگتا ہوں تو میری شادی کی بات کیوں نہیں کر رہے؟؟ عریب جو سمجھ رہا تھا ظام غصہ کرے گا اسکے سوال پر۔۔۔۔اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کر اسے دیکھا جو کبھی کسی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تھا۔ خاص کر ڈیڈ کی ڈانٹ کی تو جیسے عادت ہو گئی ہو۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

شاہ میر (والد) اور علیزہ شاہ میر (والدہ) کی پسند کی شادی ہوئی تھی۔۔ شاہ میر ایک بزنس مین تھے۔۔۔ والدین کی اکلوتی اولاد۔۔۔۔

علیزہ بیگم کا صرف ایک ہی بھائی ہے۔۔۔۔ جن کے صرف دو بچے تھے۔۔۔ جب کے شاہ میر اور علیزہ کے بھی دو بچے ہوتے ہیں۔

عقیل شاہ اور علی شاہ۔۔۔ عقیل شاہ بڑے تھے اور علی شاہ چھوٹے۔۔

عقیل شاہ کی شادی انکے ماں باپ کی پسند سے انکے دوست کی بیٹی اسماء سے ہوئی۔۔ جب کے علی شاہ کی شادی انکی ماموں زاد صائمہ سے ہوئی تھی۔۔

شاہ میر نے اپنی زندگی میں ہی جائیداد برابر سے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی تھی تاکہ جو محبت دلوں میں ابھی ہے۔۔۔ بعد میں اس وجہ سے حسد اور نفرت میں نہ بدل جائے۔۔۔

عقیل شاہ اور اسماء شاہ کے دو بیٹے ہیں۔ عریب عقیل شاہ اور ظام عقیل شاہ۔۔ بیٹی نہیں تھی

پھر آتے ہیں علی شاہ جن کی صرف دو ہی بیٹیاں ہیں عدن علی شاہ اور عریبہ علی شاہ۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کراچی ڈیفنس کے ایک پوش علاقے میں واقع بنگلو جو کے دو منزلوں پر مشتمل تھا۔۔۔ عقیل صاحب نیچے والی منزل پے اپنی ماں بیوی اور بیٹوں کے ساتھ رہتے تھے۔۔۔

جب کے علی صاحب دوسری منزل پے اپنی بیوی اور دونوں بیٹیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

مگر رات کا کھانا سب ساتھ ہی کھاتے تھے۔۔یہ اصول شاہ میر (والد) کی زندگی میں ہی گھر میں چلا آرہا تھا۔۔۔

سب بہت پیار محبت سے رہتے تھے ایک دوسرے کے ہر دکھ سکھ میں ساتھ تھے۔۔۔

ایک سال پہلے ہی سب بڑوں اور بچوں کی مرضی سے عریب اور عدن کی پسند سے نکاح کر دیا گیا تھا۔۔۔رخصتی عید کے بعد ہونی تھی۔۔۔۔جس سے سب ابھی لا علم تھے۔۔۔

عدن آپی پلیز پکوڑے بھی بنایئے گا۔۔۔مجھے بہت پسند ہیں۔۔عریبہ نے کچن میں آتے ساتھ ہی اپنی پسند بتاتے فرمائش بھی کر دی۔۔

عدن اس کی بات سن کر مسکرا دی۔۔پھر بولی۔۔گڑیا میں ابھی پکوڑے ہی بنانے کا سوچ رہی تھی۔۔

اوہ۔۔۔تھینک یو آپی۔۔عریبہ نے پیار سے عدن کے گال کو چوما۔۔۔عدن مسکرا دی۔۔

عریبہ۔۔۔عریب کی آواز پے اس نے مڑ کے دیکھا جو کچن کی چوکھٹ پر ہاتھ میں فروٹس پکڑے کھڑا تھا۔۔

یہ لو چاچی نے کہا ہے فروٹ چاٹ تم بناؤ گی۔۔عریب سنجیدہ سا بولا۔

جی عریب بھائی۔۔۔لائیں دیں۔۔ عریبہ نے آگے بڑھ کر عریب سے شاپر پکڑے۔۔۔

عدن اسے دیکھتے ہی رخ پھیر کر کھڑی پکوڑے بنانے لگی۔۔

افف جا کیوں نہیں رہے یہ عریبہ کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔عدن خود سے سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔جب کسی نے پیچھے سے اسکے کان کے قریب آکر کہا۔۔یہی سوچے گی اپنی بیوی کے بنا اسکا کہیں دل نہیں لگتا۔۔۔

عدن اسکی آواز سن کر اسکی جانب پلٹی۔۔ عریب جو بہت نزدیک کھڑا تھا۔۔اس سے ٹکرا گیا اور بوکلاہٹ میں اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ دیے۔۔

عدن جو بیسن گھولنے میں لگی تھی بیسن والے ہاتھ دونوں اسکے سفید کرتے پر چھپ گئے۔۔

ارے یار یہ کیا کیا۔۔۔ عریب بدک کر پیچھے ہٹا۔۔

ابھی بدلے تھے میں نے۔۔۔ عریب رو دینے کو تھا۔۔

عدن جو اس کے ایسے ڈانٹنے سے سہم گئی تھی اس کی شکل دیکھ کر کھلکھلا اٹھی۔۔

عریب نے اسے ہنستے دیکھا تو اپنا کرتا بھول کر مسکرا دیا۔۔

عریب بھائی ابو بلا رہے ہیں آپ کو اپنے کمرے میں۔۔۔اس سے پہلے عریب کچھ کہتا عریبہ کی آواز سن کر باہر نکلا جاتے جاتے عدن کو۔۔بعد میں بتاتا ہوں کہنا نہیں بھولا۔۔۔

عدن مسکراتی واپس اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔۔۔

یا اللہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں عریبہ علی دی گریٹسٹ اپنے نازک ہاتھوں سے کام کر رہی ہیں۔۔

ظام اوپر آیا جب ڈائننگ ٹیبل پر عریبہ کو فروٹ چاٹ بناتے دیکھ کر حیرت سے بولنے لگا۔۔۔

عریبہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو پینٹ شرٹ پہنے بالوں کو ایک ہاتھ سے اسٹائل سے پیچھے کی طرف کرتے اسکے سامنے والی چیئر پر دھم سے بیٹھا۔۔

آپ تو ایسے حیران ہو رہے ہیں جیسے میں کبھی کچھ کرتی ہی نہیں۔۔ عریبہ نے منہ پھولا کر کہا۔

ظام نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔اسے اپنی یہ کزن بہت معصوم اور کیوٹ لگتی تھی۔۔۔

اس لئے وہ اسے کوئی نہ کوئی ایسی بات کہ دیتا تھا جس سے وو یو نہی منہ پھلا لیتی۔۔۔

اب میں نے یہ کب کہا کے کچھ کرتی نہیں۔۔۔ہاں بس مجھے اپنے ہاتھ کی بنی بریانی نہیں کھلائی تم نے۔۔۔ظام نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے کہا۔ عریبہ جو دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی تھی ہاتھ روک کے اسے حیرت سے دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

روزے میں آپ غلط بات کر رہے ہیں۔۔۔پر سو ہی تو میں نے بنائی تھی۔۔سب نے بہت تعریف بھی کی تھی۔۔۔اور وہ آپ ہی تھے نہ۔۔ جس نے سب سے پہلے تعریف کی تھی۔۔۔ اتنی جلدی کیسے بھول گئے آپ؟؟ عریبہ نے ایک ہی سانس میں سب اسے یاد دہانی کروائی۔۔

تم مجھے کہ رہی ہو کے میں غلط ہوں۔۔ ظام اپنی کرسی سے ہی آگے کی طرف جھک کر پوچھنے لگا۔

میں نے آپ کو غلط نہیں کہا۔۔۔میں تو آپ کی بات کو غلط کہ رہی تھی۔۔ عریبہ نے آہستہ سے کہا۔

نہیں اب تو تم نے مجھے ہی غلط کہا ہے۔۔۔اس لئے تم میرے ساتھ افطار کے بعد چل رہی ہو شاپنگ پے۔۔۔

مگر۔۔میں۔۔۔۔ابھی ک۔۔۔۔۔عریبہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔پر ظام سنی ان سنی کرتا نیچے چلا گیا۔۔

افف مجھے نہیں جانا ساتھ۔۔۔۔ضرور ایشا (جسے ظام پسند کرتا ہے) بھی ساتھ ہو گی۔۔بیہودہ لگتی ہے مجھے کپڑے ایسے واہیات قسم کے ہوتے ہیں۔پتہ نہیں ظام کو کیا دکھا ہے اس بل بتوڑی میں۔۔عریبہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔

ظام کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا بہترین دوست بھی تھا۔۔عریبہ اس سے تین سال چھوٹی تھی۔۔مگر پھر بھی دونوں دوست ہونے کے ساتھ ایک دوسرے سے اپنی باتیں شیئر بھی کر لیتے تھے۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

عدن بیٹا کچن سے سادہ پانی لا دو۔۔مجھ سے یہ شربت نہیں پیا جاتا۔۔سب گھر والے افطاری کر رہے تھے جب دادی (علیزہ شاہ) عدن سے بولیں۔۔جو عریب کے بار بار دیکھنے سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔عدن ویسے ہی عریب سے بہت شرماتی تھی۔۔

دادی آپ کے سامنے ہی رکھا ہے۔۔مجھے پتہ ہے آپ شربت نہیں پی سکتیں اور۔۔۔عدن جھکی نظروں کے ساتھ ہی بولی۔۔کیوں کے سامنے ہی عریب اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

عدن کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب ظام اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

یہ لیں میری پیاری دادی جان پانی۔۔۔ظام دادی کے پاس آیا اور انکے سامنے ٹیبل پے رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر انھے تھمایا۔۔۔

خوش رہو میرا بچہ۔۔۔دادی نے پیار سے ظام کے سر پے ہاتھ پھیرا۔

سب نے مسکرا کر دادی پوتے کو دیکھا۔۔۔

ڈرامے باز۔۔عریب آہستہ سے بولا۔۔۔جب کے عقیل صاحب کے چہرے پر بھی ہلکی مسکراہٹ آ کر غائب ہو گئی۔

اسماء بھابھی میں نے بھائی جان کو کل دعوت پر انوائٹ کیا ہے۔۔میں نے سوچا کیوں نہ کل بھائی بھابھی ہمارے ساتھ افطاری کریں۔۔ویسے بھی بہت وقت ہوا ملے ہوئے۔۔صائمہ بیگم نے بتایا۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔امی سے پوچھ لیا۔۔۔اسماء بیگم نے پوچھا۔

جی ان سے صبح ہی اجازت لے چکی ہوں۔۔

چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔اسماء بیگم نے مسکرا کر کہا۔

پھر مینیو سوچا افطاری میں کیا کیا ہونا چاہیے۔۔۔۔کھانا بھی تو کھا کر ہی جائیں گے نہ رات تک۔۔اسماء بیگم نے پوچھا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے اس لیے سوچ رہی تھی۔۔فروٹ چاٹ۔۔چھولے۔۔۔دہی بلے۔شربت۔۔۔

پکوڑے۔۔ یہ تو سب ہی ہو گا۔۔۔۔اور ساتھ میں چکن پلاؤ کے ساتھ شامی کباب۔۔۔اور میٹھے میں کسٹرڈ۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔

ہم ٹھیک ہے پھر عدن اور عریبہ دونوں کو ہی بتا دینا تا کہ سب مل کر ہو جائے گا۔۔ دونوں اس وقت کچن میں کل کی دعوت کا مینوڈ سکسس کر رہی تھیں جب عریبہ کچن میں آئی۔۔۔

امی میں ظام کے ساتھ جا رہی ہوں انھیں کچھ لینا ہے۔۔ عریبہ کی آواز سن کر دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

اچھا مگر جلدی آ جانا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ خدا حافظ

خدا حافظ۔۔ دونوں نے ساتھ مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

عریبہ مسکراتی کار پورچ تک گئی۔۔۔ جہاں ظام گاڑی سے ٹیک لگائے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔ عریبہ کو آتے دیکھ جلدی سے خدا حافظ کہتے موبائل پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ عریبہ نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا ہی تھا جب ظام بولا۔۔۔

یار عریبہ تم پیچھے بیٹھ جاؤ پلیز۔۔۔ وہ ایشا ڈرائیور کے ساتھ یہیں آ گئی ہے۔ تھوڑی دور ہی ہمارا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ ظام کی بات سن کر عریبہ کو برا لگا لیکن مسکرا کر اوکے کہتی پیچھے بیٹھ گئی۔

ظام نے کار سٹارٹ کی اور گھر سے نکال کر سڑک پر آ گیا۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب ظام بولا۔۔اوئے نارض تو نہیں ہو گئی۔۔ ظام نے بیک مرر سے اسے دیکھا جس کے چہرے سے مسکراہٹ بلکل غائب تھی۔۔

عریبہ نے ظام کی بات پر اسکی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں ناراضگی صاف جھلک رہی تھی۔۔

سوری یار تم تو جانتی ہو اسے۔۔وہ فرنٹ سیٹ پر ہی بیٹھتی ہے ساتھ۔۔ ظام نے بے بسی سے کہا۔

مجھے برا نہیں لگا۔۔۔۔۔۔ عریبہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

ظام نے اچانک کار روک کر اس کی طرف رخ کیا۔۔

کیا ہوا گاڑی کیوں روکی۔۔۔۔۔ عریبہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔

کیوں کے ہم اب نہیں جا رہے۔۔۔ میری کیوٹ سی دوست ناراض ہے۔۔ میں کیسے ایسے جا سکتا ہوں۔۔۔ ظام اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ عریبہ کا دل اسکی بات پر دھڑک اٹھا۔

میں سچ میں ناراض نہیں ہوں۔۔ اگر اتنا ہی میری ناراضگی کا خیال ہے تو آتے وقت میں ساتھ بیٹھوں گی۔۔۔ آپ اسے کہ دیجئے گا۔۔۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ وہیں سے واپس گھر جائے۔۔

عریبہ کے ناک چڑھا کر کہنے پر ظام قہقہ لگاتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ دوبارہ کار اسٹارٹ کی۔۔
اوکے میم جو حکم آپ کا۔۔ ظام کی بات پر عریبہ ہنستی ہوئی باہر دیکھنے لگی۔

ہائے ہینڈ سم۔۔۔ ایشا گاڑی میں آ کر بیٹھی۔۔۔ کیپری پر بلیک چھوٹی سی کرتی میک اپ۔۔ ڈائی

بال جو کھلے ہوئے تھے لمبی ہیل کی سینڈل پہنے۔۔۔ عریبہ کو مکمل نظر انداز کیے ظام سے سے باتیں کرنے لگی۔۔

ہنہ شکر ہے تھوڑا رمضان کا احترام کر لیا۔۔ ورنہ تو سلیو لیس پہن کر آجاتی ہے۔ پتہ نہیں ظام کچھ کہتے کیوں نہیں۔۔ کوئی چھیڑ دے گا تو عزت کا رونا روئے گی۔۔ چلو پہن لیا مگر بندہ ڈوپٹہ ہی لے لیتا ہے۔۔۔۔۔ عریبہ جلتی کڑھتی سوچ رہی تھی۔۔

ظام بیک مرر میں کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ ایشا کی حرکت اسے بھی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی مگر بحث کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔

ایشا عریبہ سے نہیں ملی تم۔۔۔ ظام نے ایشا کی بات بیچ میں کاٹی جو جب سے آئی بولے ہی جا رہی تھی۔۔ ظام کے اچانک کہنے پر ایشا نے گردن گھوما کر عریبہ کو دیکھا جو ظام کو گھور رہی تھی۔۔ چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لا کر کہنے لگی۔۔

ارے تم بھی ہو۔۔۔۔ سوری مجھے پتہ نہیں چلا۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔

الحمدللہ آپ کیسی ہیں؟ عریبہ نے اسے دیکھ کر پوچھا جو اس سے مجبوراً حال چال پوچھ رہی تھی۔

آئے ایم فائن۔۔ ایشا کہتے ساتھ ہی چہرہ ظام کی طرف موڑ گئی۔۔ ایسے جیسے کہہ رہی ہو اتنی باتیں کافی ہے تم سے۔۔۔ عریبہ اس کی حرکت پر ناک چڑھاتی باہر دیکھنے لگے۔۔۔۔

یہ لیں آپ کی چائے۔۔۔ عدن لاؤنج میں آئی۔۔۔ جہاں عریب صوفے پر بیٹھا گود میں لیپ

ٹاپ رکھے۔۔۔آفس کا کام کر رہا تھا۔۔۔

تھینکس ڈیئر۔۔۔۔عریب نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے کر سائیڈ ٹیبل پے رکھا پھر کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔جو واپس جانے کے لئے پلٹ رہی تھی۔۔

سنو!!

جی۔۔عدن نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔تھوڑی دیر بیٹھو۔۔۔

نہیں میں اوپر جا رہی ہوں۔۔۔وہ امی کو کوئی کام ہے شاید۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کام کر کے آجانا کمرے میں۔۔۔عریب ایک آنکھ دبا کر بولتا چائے کا کپ اٹھاتا ایک سپ لیتا واپس کام کرنے لگا۔۔

جب کے عدن کی جان ہی نکل گئی۔۔نن۔۔نہیں میں تھوڑی دیر بعد چلی جاؤں گی۔۔عدن گھبرا کر کہتی جلدی سے صوفے پر اس سے فاصلے پر بیٹھی۔۔۔

عریب نے بہت مشکل سے اپنے امڈ آنے والے قہقے کا گلہ گھونٹا۔۔۔

ارے نہیں لڑکی جاؤ۔۔۔کیا پتہ چاچی کو کوئی ضروری کام ہو میں انتظار کر لونگا۔۔

نہیں کوئی بات نہیں۔۔میں پوچھ لوں گی سونے سے پہلے۔۔عدن گھبراتی ہوتی بولی۔۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آتی تمھارے جب میں کہ رہا ہوں جاؤ۔۔۔عریب ایک دم سخت لہجے میں بولا۔

جا رہی ہوں نہیں آؤ نگی میں۔۔۔عدن منہ پھلا کر بولتی تیزی سے اٹھ کر بھاگی اسے تو بہانہ چاہیے تھا۔۔

عریب پہلے حیرت سے اسے دیکھتا رہا جو اوپر جا رہی تھی۔۔پھر اسکی بات یاد آئی۔۔۔جو ابھی کہ کر گئی۔ عریب کا قہقہ نکل گیا اور کافی دیر تک اسکی بات یاد کر کے ہنستا رہا جو بہانہ کر کے بھاگی تھی۔

کب تک بھاگو گی آنا تو میرے پاس ہی ہے۔ عریب خود سے کہتا دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔۔

اوشین مال پہنچ کر دونوں ساتھ باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ عریبہ ان دونوں کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔عید میں آٹھ نو دن ہی رہ گئے تھے۔۔۔اس لئے مال میں بہت رونق تھی۔۔

رش اپنی جگہ مگر سب جوش و خروش سے عید کی تیاریوں میں مشغول تھے۔۔۔

عریبہ منہ نیچے کیے چل رہی تھی۔۔جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ عریبہ نے گھبرا کر دیکھا۔۔ ظام نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔ عریبہ نے ایک دم سکون کا سانس لیا۔۔۔ایشا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ظام کے ہاتھ پکڑنے پر آگ بگولہ ہو گئی۔۔

عریبہ اسے پسند نہیں تھی کیونکہ ظام کی ہر بات میں عریبہ کا ذکر ضرور ہوتا تھا لیکن پھر بھی وہ ظام کو منع نہیں کر پاتی تھی۔۔۔ظام جتنا بھی خوش مزاج تھا لیکن اپنے سے جڑے رشتوں کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا تھا۔۔

ایشا کو یاد آیا جب ایک بار اسنے ظام سے کہا تھا۔۔ تم کیا اپنی کزن کو ساتھ لے آتے ہو۔۔ تو کس

قدر سخت لہجے میں اس نے ڈانٹا تھا اسے۔۔

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ چلو۔۔۔ ظام کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں پٹخا۔۔

ہاہاں چلو یہاں دیکھ لیتے ہیں مجھے اپنے لئے پینٹ شرٹ لینی ہے۔۔

اوکے۔۔ ظام نے کندھے اچکائے۔۔ عریبہ وہیں رک گئی۔۔

ایسا کریں آپ دونوں جائیں میں اوپر فوڈ کورڈ میں آپ دونوں کا انتظار کر لیتی ہوں۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم ویسے بھی شلوار قمیض ہی خریدتی ہو گی۔۔ اس سے پہلے ظام کچھ کہتا ایشا بول پڑی۔۔

عریبہ فوراً ایسکیلیٹر پر اوپر جانے لگی رش ہونے کی وجہ سے ظام اسے روک بھی نہ سکا۔۔

بس غصّے میں گھور کر ہی رہ گیا۔۔۔۔

چلو نہ ظام۔۔۔ ایشا نے ہاتھ پکڑ کر لاڈ سے کہا۔۔

ظام گہری سانس لیتا ساتھ چل دیا۔۔۔۔

عریبہ اوپر آکر کونے والی ٹیبل پر بیٹھ گئی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔

ہنہ خود اپنے کپڑے دیکھے نہیں مردوں جیسے کپڑے پہنتی ہیں اور میرے پیارے شلوار قمیض کو کہہ رہی تھی۔۔۔ تم تو شلوار قمیض ہی لیتی ہو ہنہ۔۔۔۔ عریبہ اسکی نکل اتارتی کافی دیر اکیلی بیٹھی جل بھن رہی تھی۔۔

جب کوئی ساتھ آکر بیٹھا۔۔ عریبہ نے نظروں کا زاویہ بدل کر ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھا۔۔

ہائے کیوٹی پائی اکیلی آئی ہو یا کسی کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔ ساتھ بیٹھے وجود نے پوچھا۔۔ عریبہ کو وہ کب سے اکیلا بیٹھا دیکھ رہا تھا۔۔۔ عریبہ اسے اگنور کرتی اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔ جب اس لڑکے نے ایک دم کلائی پکڑ لی۔

عریبہ کی جان ہی نکل گئی۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتی کسی نے بہت زور سے اس لڑکے کے منہ پر مکا مارا۔۔۔ مکا اتنی زور کا پڑا تھا کے لڑکا تڑپ اٹھا۔۔ عریبہ کی کلائی چھوڑ کر اپنی ناک پر ہاتھ رکھتا چیخ اٹھا۔۔۔

آآ سالے کمینے۔۔۔ کون ہے۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھے ہی بولا جب کے عریبہ ظام کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں غصے میں لہو رنگ ہو گئیں تھیں۔۔۔

تیرا باپ سالے۔۔۔ ظام غصے میں غرا کے آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑ چکا تھا۔ عریبہ جلدی سے آگے بڑھی ورنہ بہت تماشہ ہو جاتا۔۔۔۔

ظام پلیز چھوڑ دیں۔۔

نہیں اس کی ہمّت کیسے ہوئی تمہارا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔ سب لوگ انکی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

آپکو میری قسم پلیز چھوڑ دیں سب دیکھ رہے ہیں۔۔ عریبہ کی بات سن کر ظام نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔ لڑکا نے لڑکھڑاتے ٹیبل کا سہارا لیا ورنہ ضرور گر جاتا۔۔

ظام نے غصے سے عریبہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور تیزی سے سیدھا مال سے ہی نکل گیا۔۔

ابھی دونوں کار تک ہی پہنچے تھے۔۔ جب پیچھے سے ایشا بھاگتی انکی طرف آئی۔۔

ظام تم ٹھیک ہو؟ کیا ضرورت تھی لڑنے کی۔۔۔ہاتھ ہی تو پکڑا تھا وہ خود ہینڈل کر لیتی تم۔۔۔

ایشا ابھی کچھ اور کہتی ظام نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

شکر کرو ایک ہی مکا مارا تھا ورنہ جان سے مار دیتا اور کیا کہا تم نے وہ خود ہینڈل کر لیتی ہاں۔۔۔۔

میں کیا تماشا دیکھنے کے لئے ساتھ ہوں اتنا بے غیرت نہیں ہوں میں ایشا بی بی۔۔۔ظام اسے بولا۔۔پھر فرنٹ دروازہ کھول کر اس نے عریبہ کو بیٹھنے کو کہا۔عریبہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔

ایشا غصہ ضبط کرتی آگے بڑھی۔۔۔۔اچھا سوری ظام۔۔۔

دیکھو۔۔۔ظام نے اسکی بات بیچ میں کاٹی۔۔

ایشا تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔کل ملتے ہیں۔۔۔اینڈ سوری مجھے ابھی صرف گھر جانا ہے۔۔۔ظام کہتا چلا گیا۔

پیچھے ایشا کھول کر رہ گئی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سارے راستے دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔گھر پہنچ کر ظام گاڑی سے نکل کر عریبہ کو نظر انداز کرتا اندر چلا گیا۔۔عریبہ بھی اسکے پیچھے ہی گئی۔۔ظام روم میں چلا گیا تھا عریبہ نے دروازہ نوک کیا۔۔اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔عریبہ نے پھر نوک کیا اور جواب سنے بنا ہی اندر چلی گئی۔کمرہ خالی تھا باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔عریبہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی۔

ظام دس پندرہ منٹ بعد باتھروم سے نکلا تولیے سے بال رگڑتا۔۔ عریبہ کو دیکھ کر تولیہ اس پے اچھال دیا۔۔

کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ عریبہ چڑ کر بولی۔

تم اب کہیں نہیں جاؤ گی میرے ساتھ۔۔ ظام بیڈ پر ہی اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔۔۔

اوکے۔۔اچھا میں جا رہی ہوں سحری میں اٹھنا بھی ہے۔۔ عریبہ کہتے ساتھ اٹھی۔۔

محترمہ آئی کیوں تھیں۔۔ ظام نے اسکے ڈوپٹے کا کونہ پکڑا۔۔

میں بس اس لئے آئی تھی آپ کہیں غصے میں الٹا سیدھا نا کر لیں۔۔

اب میں اتنا بھی پاگل نہیں ہوں جو خود کو نقصان پہنچاوں۔۔۔ ظام منہ ٹیڑا کر کے بولا۔

جی بلکل آپ پاگل نہیں بلکے بہت پاگل ہیں۔۔۔ عریبہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے دوڑ لگا گئی۔۔ ظام مسکراتا بیڈ پر گر گیا۔۔

اور موبائل اٹھا کر ایشا کو کال کرنے لگا مگر پھر بیزار سا ہو کر رک گیا۔۔ موبائل واپس یونہی بیڈ پر پھینک کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

عریبہ اٹھو جلدی سحری کا وقت ہو گیا ہے میں جا رہی ہوں کچن میں۔۔۔ عدن عریبہ کے کمرے کی لائٹ کھول کر اے سی بند کرتی اسے بولتی نیچے چلی گئی۔۔ عدن جانتی تھی وہ اٹھ جائے گی۔۔۔ ویسے بھی اسکی نیند بہت کچی تھی۔۔۔۔ فوراً نیند سے بیدار ہو جاتی تھی۔۔

عدن اسے اٹھا کر کچن میں آئی جہاں امی چائے کا پانی رکھ رہی تھیں۔اسے آتے دیکھ مسکرئیں۔

اٹھ گئی عریبہ؟

جی۔۔عدن کہتے ساتھ ہی پراٹھوں کے لیے فریج سے آٹا نکالنے لگی۔۔۔

صائمہ بیگم نے اسے دیکھا۔۔جو پراٹھوں کے لئے پیڑے بنا رہی تھی۔۔۔گورا رنگ لمبے بال جو چٹیا میں تھے۔۔بڑی بڑی کالی آنکھیں۔خوبصورت نین نقش درمیانہ قد۔۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔

عریبہ بھی عدن کی طرح ہی تھی خوبصورت ہی تھی مگر اسکی آنکھیں بڑی نہیں تھیں لیکن بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔

عدن بیٹا۔۔

جی امی۔۔۔عدن نے ہاتھ روک کر انہیں دیکھا۔۔

آج تمہارے ماموں مامی آرہے ہیں افطاری میں۔۔۔اسماء بھابھی اور میں نے مینو سوچ لیا ہے تم دیکھ لینا ساتھ مل کر کر لینگے۔۔۔

ارے زبردست کل کیوں نہیں بتایا آپ نے۔۔خیر چھوڑیں کیا عدیل اور ندا بھی آرہے ہیں۔

عدن سب بھول کر جوش میں بول رہی تھی۔۔جب عریب نے کچن میں آتے ساتھ اپنا گلا کنگھار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔

عدن اسے دیکھتے ہی خاموش ہوئی اور جھٹ نرم آواز میں صبح بخیر کہتی واپس پیڑے بنانے لگی۔

جب کے عریب مسکرا کر جواب دیتا اندر آکر صائمہ بیگم کے سامنے سر جھکا کر پیار لینے لگا۔۔

جیتے رہو۔۔۔

چاچی کیا آج میں یہاں سحری کر سکتا ہوں۔۔

ارے ہہ کیا بات کر رہے ہو تمہارا اپنا گھر ہے جب دل چاہے آو۔۔۔

اور میں چاچی۔۔۔ ظام پیچھے سے آ کر بولا۔۔۔

کیوں نہیں تم دونوں ہی میرے بچے ہو۔۔ صائمہ بیگم نے مسکرا کر ظام کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

تم دونوں ڈائینگ ٹیبل پر جا کر بیٹھو۔۔۔

ارے نہیں چاچی ہم یہیں ٹیبل پر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ ظام کے کہنے پر عریب نے پیار سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔۔۔اسے پتہ تھا اسکا بھائی عدن سے ہی ملے آیا ہے۔۔۔

نہیں یہاں کیوں بھئی چلو باہر۔۔ صائمہ بیگم حیرت سے بولیں۔۔۔۔

اف پلیز نہ مجھے ویسے بھی کچن میں بیٹھ کر کھانے میں مزہ آتا ہے۔۔ ظام عریب کو آنکھ مارتا بولا۔۔۔ جس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔ پھر عدن کی پشت کو دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا چلو سہی ہے بیٹھو میں جب تک تمھارے چاچو کو دیکھ آؤں۔۔ صائمہ بیگم مسکراتی کچن سے باہر چلی گئیں۔

ظام میرا موبائل لا دو ذرا میں کمرے میں بھول گیا۔۔۔ عریب عدن کو دیکھتے ہوئے ظام سے بولا۔۔ عریب کی بات سن کر عدن کے چلتے ہاتھ کچھ سیکنڈ کے لیے رکے۔۔۔

پھر واپس اپنے کام پر لگ گئی۔۔۔

اوکے بھائی!!!! ظام اوکے کو لمبا کھینچ کر بولتا کھڑا ہوا۔۔ جاتے جاتے واپس عریب کو دیکھا۔
بھائی اچھا بہانہ ہے بھگانے کا۔۔۔۔ ظام کہتا ٹی وی لاؤنج میں جا کر صوفے پر نیم دراز ہوتا موبائل پر ایشا کو کال کرنے لگا۔۔۔ جس کی دس بارہ مسڈ کالز آئی ہوئی تھی۔۔۔

عریب ظام کے جاتے ہی اٹھ کر عدن کے پاس آیا اور اسے کام کرتے دیکھنے لگا۔۔ جس کے گال گرمی اور چولہے کے پاس کھڑے ہونے سے سرخ ہو چکے تھے۔۔

آ۔۔۔آ۔۔۔پ۔۔۔۔آپ جا کر بیٹھیں میں لا رہی ہوں۔ عدن اس کے یوں قریب آکر دیکھنے سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ کل آئی کیوں نہیں۔۔ میں نے کہا تھا نہ میں اپنے روم میں انتظار کرونگا تمہارا۔۔ عریب نے لہجے کو رعب دار بنا کر پوچھا۔

عدن نے اسکے پوچھنے پر اسے دیکھا۔۔

وہ میں۔۔۔۔اس سے پہلے عدن کچھ کہتی عریب بول پڑا۔

کان پکڑ کر سوری بولو پھر شاید کوئی بات بنے۔۔ عریب اسے دیکھتے ہوئے ہولنے لگا۔۔

عدن نے جھٹ عریب کے دونوں کان پکڑ لیے۔۔۔

میرے نہیں اپنے میڈم۔۔ عریب آنکھیں دیکھا کر بولا۔ عدن ہنستی ہاتھ ہٹا کر اپنے کان پکڑ چکی تھی۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔ عدن ہنسی ضبط کرتی بولی۔۔ عریب اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔

عدن کی ہنسی کو بریک لگی۔۔

یہ یہ جلنے کی بو کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔۔عدن عریب کے قریب ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

عریب اسکی بات پر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔جب اسکی نظر توے پر جلے پراٹھے پر گئی۔۔۔

عریب مسکر کر اسکے کان کے قریب جھکا۔۔عدن کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔

تم سے دور ہو کر دیکھو پراٹھا بھی جل گیا۔۔عریب کہتے ساتھ پیچھے ہٹا۔۔عدن جو اپنی اتھل پتھل سانسوں کو قابو میں کر رہی تھی۔عریب کی بات سن کر جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی۔۔

ہائے اللہ میرا پراٹھا۔۔۔

کیا ہو گیا عدن بیٹا۔۔صائمہ بیگم اندر آتے بولیں۔۔عریب جلدی سے عدن سے فاصلے پر ہوا۔

وہ امی پراٹھا جل گیا۔۔۔عدن روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

اوہ ہو دھیان کہاں تھا تمہارا۔۔

آپ کے داماد کی طرف۔۔۔عدن بڑبڑائی۔۔

کیا کہا۔۔صائمہ بیگم کپ نکال رہی تھیں۔۔اس لئے اسکی بڑبڑاہٹ نہیں سن سکیں۔۔

جب کے عریب نے بہت مشکل سے اُمڈ آنے والے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔

عریب بیٹا تم کیوں کھڑے ہو بیٹھو۔۔۔

جی چاچی۔۔۔۔۔

عریبہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی کمرے سے نکل کر کچن میں جا رہی تھی جب صوفے پر لیتے ظام کو دیکھ

کر رک گئی۔۔۔جو کال پر یقیناً ایشا سے ہی بات کر رہا تھا۔۔۔

ہنہ بلبتوڑی شرم ہی نہیں آتی میرے کزن کے پیچھے لگ گئی ہے اور انہیں دیکھو کیسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔۔اور کل مجھے کہا تم اب کہیں نہیں جاؤں گی ساتھ ہنہ اب تو بولیں گے بھی تو نہیں جاؤ نگی۔۔۔عریبہ خود سے بڑبڑاتی ظام کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسے دیکھنے لگی جو مسکراتا اسے دیکھنے لگا

صبح بخیر ڈیئر کزن۔۔۔۔۔۔کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔

آپ کی گرل فرینڈ کو سکوں نہیں ہے سحری میں بھی۔۔عریبہ نے تپ کر کہا۔۔یہ جانے بغیر کے اس کی یہ بات دوسری طرف ایشا بھی سن چکی تھی اور غصے میں کال بھی کاٹ چکی تھی۔۔۔

جب کے ظام قہقہ لگاتا اٹھ بیٹھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔یہ لو موبائل خود پوچھ لو۔

میں کیوں پوچھوں؟فضول لوگوں کے لئے وقت نہیں ہے میرے پاس۔عریبہ کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ظام چلو مسجد عصر کا وقت ہو رہا ہے ڈیڈ اور چاچو انتظار کر رہے ہیں نیچے۔۔عریب ظام کے کمرے میں آیا جہاں ظم بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا تھا۔۔۔

اچھا آتا ہوں آپ چلیں۔۔ظام لیٹے لیٹے ہی بولا۔۔

آ رہا نہیں ہوں ابھی اٹھو۔۔ عریب نے ظام کا بازو پکڑ کے اٹھایا۔

اچھا چلیں۔۔۔

سب نماز پڑھ کر آئے۔۔۔ڈرائنگ روم سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

کون آ گیا بھائی۔۔۔ظام نے عریب سے ہلکی آواز میں پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں چلو دیکھتے ہیں۔۔دونوں ڈرائینگ روم میں آئے۔۔۔سب وہیں تھے چاچی کے بھائی بھابھی انکے دونوں بچے۔۔۔سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔دونوں نے اندر آتے ہی سلام کیا۔۔سب سے مل کر وہ لوگ وہیں بیٹھ گئے۔۔۔

پھوپھو یہ عریبہ کہاں ہے۔۔عدن آپی سے مل لیا مگر عریبہ کدھر چھپ کر بیٹھ گئی ہے۔۔ندا نے صائمہ بیگم سے پوچھا۔۔

وہ کچن میں ہے۔۔۔ابھی بلا دیتی ہوں۔۔

ارے رہنے دیں میں خود چلی جاتی ہوں۔۔

اچھا سہی ہے۔صائمہ بیگم مسکرا کر بولیں۔۔ندا جانے لگیں جب اچانک صائمہ بیگم نے روکا۔

ندا عریبہ اوپر والے کچن میں ہے اوپر ہی چلی جاؤ۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ندا مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد عدن اندر آئی۔۔سب آ جائیں اذان ہونے والی ہے۔۔

کیا ہوا ہے سویٹی؟ میں صبح سے دیکھ رہی ہوں تمہے کچھ اپ سیٹ ہو۔۔۔

موم مجھے ظام چاہیے۔۔مجھے وہ چاہیے کسی بھی قیمت پر اس سے پہلے اسکی وہ سو کولڈ کزن اسے اپنی اداوں سے پھنسالے۔۔ایشا ایک دم غصے میں بولی۔۔۔۔

اسے صبح عریبہ کی کہی بات نہیں بھولی تھی اور ظام وہ کیسے اس کی بات سن کر ہنس رہا تھا۔۔۔

ریلیکس کیا ہو گیا ہے۔۔تم بولو اسے اپنے پیر نٹس کو لائے۔۔ہم اچھے لگیں گے جاتے اور اگر وہ نہیں آنا چاہتا تو کیوں ٹائم ویسٹ کر رہی ہو اسکے ساتھ۔۔ مسٹر خالد کا اکلوتا بیٹا آرہا ہے دو تین دنوں میں۔۔۔ بزنس ٹیکون ہیں ظام سے زیادہ خوش رکھے گا۔۔سب ریحان کا ہی ہے۔۔ فیملی میں صرف ماں ہے جب کے یہاں جوائنٹ فیملی سسٹم ہے۔۔۔کیسے رہو گی۔۔شمائلہ بیگم بولیں۔۔

نہیں موم میں سب مینج کرلوں گی اور آپ کو کیا لگتا ہے میں وہاں رہ کر سب کے کام کروں گی ہنہ میں ظام کو سب سے الگ کردوں گی۔۔۔۔ہمارا اپنا الگ گھر ہو گا۔۔۔

یہ سب تمہاری خام خیالی ہے وہ لڑکا جو ہر وقت اپنی کزن کو لیے پھرتا ہے۔۔جو تمہیں اس دن چھوڑ کے چلا گیا غصے میں اس لیے کے اس کی کزن کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔اسے یہ احساس تک نہیں ہوا وہ تمیں اکیلا چھوڑ کر جارہا ہے۔۔

افف پلیز موم مجھے وہ پسند ہے میں اسی سے شادی کرونگی۔۔۔۔۔اور رہا عریبہ کا تو اسکا تو میں سوچ چکی ہوں۔۔۔۔۔اس شریف زادی کی ساری شرافت ایک جھٹکے میں مٹی میں ملوا

دونگی۔۔۔۔ایشا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی شائلہ بیگم افسوس سے سر ہلا کر رہ گئیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عریبہ الٹی لیٹی تھی ڈوپٹہ اتار کر سایڈ پر رکھا ہوا تھا پاس ہی ندا بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

کیا باتیں کر رہے ہو تم دونوں۔۔ ظام اندر آتے بولا۔ عریبہ نے جلدی سے اٹھ کر اپنا ڈوپٹہ لیا۔۔۔۔

اس طرح کسی لڑکی کے کمرے میں نہیں آنا چاہیے آپ کو۔۔ عریبہ گھور کر بولی۔۔

ظام اس کی بات ان سنی کرتا ندا کے ساتھ جا کر بیٹھا۔۔

ظام بھائی آپ تو بہت ہینڈ سم ہو گئے ہیں۔۔ کتنی لڑکیاں دیوانی ہوئیں اب تک۔۔۔ ندا شرارت سے بولی۔۔ عریبہ نے ندا کو گھورا جب کے ظام ہنستا ہوا عریبہ کو دیکھنے لگا۔۔

بہنا عریبہ سے پوچھو میری کتنی دیوانیاں ہیں۔۔ ظام عریبہ کو آنکھ مارتا بولا جب کے عریبہ پیر پٹختی کمرے سے چلی گئی۔۔

ہیں اسے کیا ہو۔۔ظام حیرانگی میں ندا سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاہاہا ظام بھائی وہ جیلس ہو گئی ہیں۔۔

لو اب بندہ ہے ہی ہینڈ سم تو کیا کرے جیلس لڑکیاں۔۔ ظام منہ بنا کر بولا ندا نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔بیوقوف۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کیا بات ہے آپ سوئے نہیں ابھی تک۔۔۔ عریب لان میں واک رہا تھا۔جب عدن پیچھے سے آکر پوچھنے لگی۔۔ عریب نے اسے دیکھا۔۔۔ پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ واک کرنے لگا۔۔

نیند نہیں آرہی۔۔اور تم کیوں جاگ رہی ہو؟ سو جاتی آج ویسے بھی پورا دن کام کرتی رہی ہو۔ عریب نے عدن کا ہاتھ دبایا جو اسکے ہاتھ میں تھا۔۔عدن مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

جا ہی رہی تھی سونے پر آپ کو دیکھ کر یہیں آگئی۔۔دونوں مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

بچپن سے ہی دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔ دھیرے دھیرے یہ پسند محبت میں بدلی۔۔۔ مگر دونوں نے کبھی ایک دوسرے سے اظہار نہیں کیا یا شاید اظہار کی ضرورت بھی نہیں تھی۔۔۔ کیوں کے دونوں ہی ایک دوسرے کے احساسات سے بخوبی واقف تھے۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں رخصتی کروالوں۔۔۔ عریب نے رک کر اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

عدن کی سانس اٹک گئی۔۔

اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔عدن نظریں جھکا کر بولی۔۔

اور کتنا انتظار کروں۔۔۔ عریب مزید قریب ہوتے ہوئے بولا۔

پتہ نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔عدن ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے بولی۔۔

مجھ سے۔۔۔ عریب ایک قدم پھر آگے بڑھا۔۔

ن۔۔ نہیں ایسی بات نہیں۔عدن نے دوبارہ ایک قدم پیچھے لیا۔۔

مگر عریب نے اس بار اسے کمر سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔۔۔

یہی سوچے گا کے کتنا پیار ہے بیوی سے۔۔۔

بیوی نہیں منکوحہ ہوں۔۔

افف تم نہ۔۔۔ عریب گھورتا اسے چھوڑ کے پیچھے ہوا۔۔۔

گڈ نائٹ میں جا رہی ہوں سونے آپ بھی جا کر سو جائیں۔

اکیلے نیند نہیں آتی مجھے۔۔ عریب نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

عدن ہنس دی۔

بھائی اجائیں میں آپ کو سلاتا ہوں لوری سنا کر۔ ظام کی آواز پر دونوں نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا۔۔۔ جہاں ظام آنکھوں میں شرارت لیے کھڑا دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔

عدن گھبرا کر جانے لگی۔۔۔ مم میں جا رہی ہوں۔۔

عدن کہتی سر جھکا کر چل دی جب کے عریب دانت پیستا اسے مارنے آگے بڑھا۔۔

رک بیٹا لوری تو میں تمہارے کان میں ایسی سناؤں گا ایک ہفتے تک کچھ اور نہیں سنائی دے گا۔۔

عریب ظام کو مارنے بھاگا دونوں بھاگتے ہوئے گھر کے اندر چلے گئے۔۔۔۔

کل کیا ہوا تھا تمہے اچانک۔۔ ظام عریبہ سے پوچھ رہا تھا۔۔

وہ ابھی آیا تھا آفس سے اور سیدھا اوپر ہی اگیا تھا۔۔۔

عریبہ اسائیمنٹ بنا رہی تھی۔۔۔اسکی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر واپس گردن جھکا کر اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔۔

اوہ لگتا ہے کوئی شدید ناراض ہے۔۔۔ظام اسکے پاس بیٹھ کر بولا۔۔

پلیز تنگ مت کریں میں کوئی ناراض نہیں ہوں اپ سے۔۔۔عریبہ مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔ظام نے اسکی اسائیمنٹ کھینچی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں واپس کریں۔۔

نہیں کر رہا پہلے بتاؤ کیا ہوا تھا تمہے۔۔ظام نے اپنا ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے لے گیا اور سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

عریبہ اسے دیکھتی رہی پھر بولی تو آواز میں نمی تھی۔۔

آپ کو کیا ہے کونسی میری پرواہ ہے۔۔آپ کو بس ایشا کی پرواہ ہے۔۔اس دن آپ کیسے اسکے ساتھ چلے گئے۔۔مجھے روکا تک نہیں اگر۔۔اگر وہ لڑکا کچھ کر دیتا پھر۔۔عریبہ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔۔اسکا ضبط ختم ہو گیا تھا۔۔۔

ظام ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا۔۔اسے تکلیف ہوئی اسکے رونے سے۔۔۔ساتھ خود پے غصہ بھی آیا۔۔۔۔وہ اسکے ساتھ گئی تھی اسکی زمیداری تھی۔

اسے یوں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا اسے۔۔ظام نے ہاتھ آگے کر کے اسائیمنٹ اسکی گود میں رکھی۔۔۔۔پھر ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسوں پونچھنے لگا۔۔

عریبہ ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔وہ کیوں ایسے اس دشمنِ جاں کے سامنے اپنا ضبط کھو رہی تھی۔۔کیوں وہ اتنی کمزور پڑ گئی۔۔

مانتا ہوں غلط کیا ایسے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔۔میری غلطی تھی مجھے تمھارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا چاہیے تھا تا کہ یوں تم بھاگتی نہیں۔۔مجھے معاف کر دو اور ہاں ایشا تھوڑی پاگل سی ہے وہ تو بس چاہتی ہے میں اسکے ساتھ ہی رہوں۔۔

اور میں کیا چاہتی ہوں؟آپ کو پتہ ہے ظام۔۔ عریبہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ظام اسکی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہا تھا یا پھر سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

عریبہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا سامنے بیٹھا شخص کیوں اتنا اچھا لگتا ہے۔۔کیوں کسی لڑکی کے ساتھ اسے دیکھ کر بہت برا لگتا ہے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم کیا چاہتی ہو۔۔تم چاہتی ہو نہ کے میں آئندہ تمہے باہر اکیلے نا چھوڑوں تو یہ میرا وعدہ میں اب ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔سوری دیکھو کان بھی پکڑ لئے۔۔ظام نے کہتے ساتھ ہی عریبہ کے دونوں کان پکڑ لئے۔۔۔عریبہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔۔ظام نے اسے مسکراتا دیکھا تو سکون کا سانس لیا۔۔

چلو دوستی کی خوشی میں آئسکریم کھا کر آتے ہیں آ جاؤ۔۔ظام نے عریبہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا

نہیں پلیز ابھی بلکل موڈ نہیں ہے۔۔

نہیں ہے تو کیا ہوا بن جائے گا۔۔۔۔۔۔

پلیز ظام۔۔

اوکے۔۔۔ظام منہ لٹکاتا جانے لگا جب عریبہ نے ظام کو پکارا۔۔

ہاں۔۔۔ظام مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جسکا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

کیا صرف ہم دونوں ساحل سمندر پر جا سکتے ہیں؟ عریبہ جھجکتی ہوئی پوچھ رہی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے آجاؤ نیچے چاچی کو میں بتا دیتا ہوں وہ امی کے پاس ہی ہیں۔ جب تک تم آجاؤ میں کپڑے بھی چینج کر لیتا ہوں۔۔ظام مسکرا کر کہتا چلا گیا عریبہ مسکراتی ہاتھ منہ دھونے چلی گئی۔۔

آپ کی کافی۔۔۔عدن نے عریب کو کافی دی جو لاؤنج میں صوفے بیٹھا ٹی وی پے نیوز دیکھ رہا تھا۔۔

تھینکس۔۔۔کیا سب سو گئے ہیں؟

نہیں سب کے رومز میں چائے دے کر پھر آپ کو دینے آئی ہوں عریبہ اور ظام تو ابھی گئے ہیں عریبہ شاید ناراض تھی کسی بات پر۔۔۔عدن اسے بتاتی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔

ایک تو یہ لڑکا نہ آفس میں دیکھا کرو اتنا سنجیدہ اور سخت مزاج لگتا ہے جیسے ان سے زیادہ سخت مزاج کوئی نہیں۔۔عریب کی بات سن کر عدن ہنسنے لگی۔۔

سچ کہ رہا ہوں میڈم۔

ہم ہو گا پھر۔۔۔وہ ہے بھی بہت پیارا۔۔۔عدن مسکرا کر بولی۔۔

آخر بھائی کس کا ہے۔۔۔عریب ایک آنکھ دبا کر بولا۔۔

عدن جھٹ بولی۔۔۔میرا۔۔۔۔

اور میں کیا ہوں تمہارا۔۔۔عریب اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

عدن اسکے سوال پر گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔۔

اچھا مم میں جا رہی ہوں۔۔۔

ہاں چلو کمرے میں۔۔عریب اٹھتے ہوئے بولا۔۔

کک۔۔کیا کس کے کمرے میں۔۔۔عدن گھبراتی ہوئی بولی۔۔

میرے ساتھ کمرے میں آجاؤ پہلے بھی بھاگ گئی تھی تم مجھے اتنی باتیں کرنی ہیں تم سے۔۔۔
عریب آگے بڑھتے کہنے لگا۔۔

عدن بے شرم کہتی تیزی سے اوپر بھاگی۔۔۔عریب قہقہ لگاتا واپس بیٹھ گیا۔

ظام کہاں ہو؟

کیوں خیریت؟

ہاں سب خریت ہے مجھے ملنا ہے تم سے۔۔۔دراصل مجھے بات کرنی ہے کچھ۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کل ملتے ہیں۔۔

نہیں نہیں مجھے ابھی ملنا ہے۔۔

کہاں ہو تم۔۔۔ ظام کن اکھیوں سے عریبہ کو دیکھ رہا تھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھی۔۔

دونوں اس وقت سمندر سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے جب ایشا کی کال آئی۔۔۔۔۔

یار ابھی تو ممکن نہیں کیوں کے میں ڈیڈ کے ساتھ ہوں۔۔۔

اس وقت ؟

کیوں اس وقت میں کیا ہے۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔اوکے پھر کل ہی ملتے ہیں بائے۔۔۔۔۔

اوکے بائے۔۔ظام نے موبائل پینٹ کی جیب میں رکھا۔پھر اسے دیکھا جو سمندر میں آتی جاتی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

رات کا وقت تھا دونوں رش سے دور ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے۔چاند کی روشنی ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

ظام نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

کیا ہوا پھر ناراض ہو گئی؟

نہیں میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔

پھر چڑیلوں کی طرح کیوں دیکھ رہی تھی۔۔ظام نے مذاق سے کہا مگر عریبہ نے اسکا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا اور تیز تیز واپس جانے لگی۔۔

ظام اسکے پیچھے گیا۔۔ کیا ہو گیا ہے بچوں جیسی حرکتیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔ عریبہ بس چلے جا رہی تھی۔۔

ظام نے غصے میں آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا عریبہ کا سینے پے آ کر لگا۔۔۔۔

آہ۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔ عریبہ غصے میں اسے دیکھ کر بولی۔۔۔

ابھی تو بد تمیزی کی ہی نہیں ہے محترمہ۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو کب سے منا رہا ہوں آفس سے سیدھے تمہے سوری کرنے آیا تمھارے کہنے پر تھکن ہونے کے باوجود یہاں لایا۔۔۔ تا کہ تمہارا موڈ ٹھک ہو جائے مگر تمہے عزت راز نہیں ہے۔۔ ظام شدید غصے میں کہ رہا تھا۔۔

عریبہ سہم گئی ظام نے کب اس سے اتنے غصے میں بات کی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا دو جواب۔۔ ظام کے پھر پوچھنے پر عریبہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

سوری پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔ عریبہ کہتی سر جھکا گئی جب کے ظام گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔

چلو چلیں گھر۔۔۔

گھر پہنچتے ہی عریبہ پہلے گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر چلی گئی۔۔ ظام لب بھنچے سر سیٹ پر رکھے بیٹھا رہا۔۔۔

جب موبائل بجا۔۔ ایشا کا میسج دیکھ کر وہ پھر بیزار سا ہوا۔۔ عریبہ جب بھی ناراض ہوتی تھی۔۔ وہ سب سے بیزا ہو جاتا تھا۔۔۔

ہاہ!! ایک تو اس لڑکی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ لگتا ہے افطاری میں اسے کھجور نہیں ملی۔۔۔ کھجور؟

ہاہاہا۔۔ میں بھی نہ مطلب کوئی کھجور نہ ملنے پے ناراض ہوتا ہے۔۔۔ میں تو نہیں ہوتا۔۔ ظام خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔۔۔

جب عقیل صاحب نے شیشہ بجایا۔۔ ظام جیسے ہوش میں آیا پھر بٹن دبا کر شیشہ نیچے کیا۔۔۔

صاحبزادے گھر آچکا ہے۔۔۔ اپنی شاہی سواری سے آپ خود اتریں گے یا میں آپ کو گود میں اٹھا کر آپ کے کمرے تک پہنچاوں۔۔ عقیل صاحب نے طنز کیا۔۔ ظام نے خاموشی سے شیشہ واپس اوپر چڑھایا۔۔۔ عقیل صاحب اسے گھورنے میں لگے تھے۔۔۔

ایک تو مجھے اسکا سمجھ نہیں آرہا اوپر سے ڈیڈ آگئے۔۔۔ ظام گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔ السلام علیکم ڈیڈ آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔۔

جب جوان بیٹے گھر سے غائب ہوں تو ماں باپ یونہی جاگتے ہیں۔۔۔۔ جب خود باپ بنو گے تب احساس ہو گا۔۔۔

انشاءاللہ ڈیڈ آپ کو دادا کہنے والے آئینگے جلد۔۔۔ ظام شرماتا ہوا کہنے لگا۔۔۔۔ اسماء بیگم جو پیچھے سے آرہیں تھیں ظام کی بات سن کر منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

ہائے ظام یہ یہ کیا کہ رہے ہو۔۔۔ تم نے شادی بھی کرلی چھپ کر۔۔ اسماء بیگم اسکے سامنے آئیں۔۔۔

یہ تربیت دی تھی تمھے کے یوں چھپ کر شادی کرلی اور ہمیں آ کر بے شرموں کی طرح کہ رہے ہو اب دادا بن جائیں گے بہت جلد تم۔۔۔۔

انففففف موم کیا ہو گیا ہے استغفراللہ میں تو یہ کہ رہا تھا جب شادی ہو گی۔۔۔ بات کو پوری سنے بغیر ہی بچے پر الزام کی بوچھاڑ کر دی آپ نے تو۔۔اور ڈیڈ آپ ہنس سکتے ہیں۔۔ ظام ہوش میں آتے ہی منہ پھولا کر بولتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔ عقیل صاحب اپنا غصہ بھول کر قہقہ لگاتے ہنس دیے جو کب سے ضبط کیے کھڑے تھے۔۔

دونوں باپ بیٹا سمجھ سے باہر ہیں میرے۔۔۔۔۔اسماء بیگم کہتی اندر بڑھ گئیں۔۔

ارے دھیان سے اتنی تیزی میں کہاں جا رہے ہو۔عدن جو دوپٹے دکھانے نیچے اسماء بیگم کے پاس آ رہی تھی۔۔۔ظام کے کندھا ٹکرانے سے لڑکھڑا گئی۔۔

ظام نے رک کر اسے سوری کیا اور چلا گیا۔۔۔

اسے کیا ہوا۔۔عدن سوچتی اس کے پیچھے ہی چلی گئی۔۔

عدن نے دروازہ نوک کیا۔۔ ظام واشروم جاتے جاتے رکا پھر بیزاریت سے آ جاؤ کہ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔عدن دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔

کیا ہوا ظام تم دونوں کی ناراضگی ختم نہیں ہوئی۔۔۔

میں اس سے نہ کل ناراض تھا نہ ابھی ہوں اسے ہی کل سے دورے پڑ رہے ہیں۔۔ ظام چڑ کر بولا۔۔

ہاہاہا!! تم دونوں نہ بلکل بچوں کی طرح لڑتے ہو۔۔۔

میں نہیں لڑتا خود ہی کل غصہ کر کے چلی گئی۔۔۔

اچھا بتاؤ مجھے کس وجہ سے غصے میں گئی۔۔عدن کے پوچھنے پر ظام نے کل ندا اور اپنی مذاق میں کہیں باتیں بتائیں۔۔

عدن سب سن کر گم سم ہو گئی۔۔وہ جانتی تھی عریبہ ظام سے محبت کرتی ہے مگر ظام اسے صرف کزن اور دوست ہی سمجھتا تھا۔۔ عریبہ نے ایشا کا بھی بتایا تھا کے وہ ظام کو پسند کرتی ہے اور شاید ظام بھی۔۔۔یہ بات دونوں بہنوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

امم۔۔۔ میں بات کرتی ہوں اس سے ویسے ہی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے شاید اس لئے چڑچڑی ہو رہی ہو۔۔۔عدن نے بہانہ گھڑا۔۔

کیا!!پر اسنے کیوں نہیں بتایا مجھے وہ ہے ہی سٹوپڈا بھی بتاتا ہوں اسے۔ظام تیزی سے کھڑا ہوتا جانے لگا۔۔۔

جب عدن نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔نہیں ظام اب ایسی بھی بیمار نہیں۔۔۔ابھی اسے رہنے دو اکیلا۔۔۔

مگر عدن۔۔۔۔

کہانہ ابھی نہیں ویسے بھی رات ہو گئی ہے تم سو جاؤ۔۔۔عدن مسکرا کر گڈ نائیٹ کہتی چلی گئی۔

افففف چڑیل کچھ بولتی ہی نہیں ہے۔۔ظام خود سے کہتا واشروم چلا گیا۔

عریبہ سورہی تھی جب کسی کی انگلیوں کا لمس اسے اپنے سر میں محسوس ہوا کوئی اسکے بالوں میں دھیرے دھیرے اپنی نرم انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔

عریبہ نے کسمسا کر آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔عدن کو دیکھ کر وہ اٹھنے لگی۔۔لیٹی رہو۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتی رہیں پھر عدن نے بات شروع کی۔۔

تم جانتی ہو ظام کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔عریبہ کے چہرے سے ایک دم مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔

عدن آپی ہم کیوں اس بارے میں بات کررہے ہیں؟ کیا کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔عریبہ مشکوک سی اسے دیکھنے لگی۔

نہیں بس میں صرف پوچھ رہی ہوں تم سے اور اگر ایسا ہے تو سمجھا وخود کو یکطرفہ محبت میں کچھ حاصل نہیں ہے اس وجہ سے کہیں اپنی دوستی بھی نہ گنوا دینا۔۔۔

عدن نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔۔۔
عدن کی باتیں سچ تھیں مگر پھر بھی اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔

عدن آپی آپ عریب بھائی سے کہیں وہ پوچھیں ظام سے اگر وہ سچ میں ایشا کو پسند کرتے ہیں اور اگر۔۔اگر وہ اسے شش شادی کرنا چاہتے ہیں تو مم میں دل کو سمجھا لونگی

عریبہ بیٹھ کر عدن کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے کپکپاتے لہجے سے بولنے لگی آنکھوں سے آنسوں بھی بہ نکلے۔۔۔۔

اسنے تو اسی کو چاہا تھا چھوٹی سی عمر سے۔۔۔ کبھی اس بات کو کسی پے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

عدن نے اسے گلے سے لگایا۔۔

میں کیسے کر سکتی ہوں یہ بات۔۔ سب کیا سوچیں گے۔۔

مجھ سے نہیں پوچھا جائے گا۔۔ عدن اسے دور ہو کر اسکے آنسوں پونچھنے لگی۔۔۔

عریبہ کیا پتہ جو تم سوچ رہی ہو وہ غلط ہو۔۔ وہ صرف دوست ہوں۔۔

نہیں آپی ایشا ظام سے پیار کرتی ہے میں نے دیکھا ہے اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔ وہ مجھے بہت مشکل سے برداشت کرتی ہے۔۔

عریبہ سوں سوں کرتی اسے بتا رہی تھی۔۔۔ عدن کو اپنی بہن پر ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا جو صرف ظام کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اچھا بس چھوڑو اس بات کو ظام بہت پریشان ہو رہا تھا کل معاف کر دینا بیچارے کو۔۔۔۔ اور اب سو جاؤ سحری میں اٹھنا ہے اور آج شاپنگ پر بھی جانا ہے عید میں تین چار دن ہی رہ گئے ہیں۔۔

عدن مسکرا کر کہتی اسکی پیشانی چومتی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

عریبہ نے سائیڈ ٹیبل پے پڑا موبائل اٹھایا۔۔۔ پھر ظام کو کال کرنے لگی۔۔

پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی۔۔۔

کیا ہے اب۔۔ظام سونے کی کوشش کر رہا تھا جب موبائل بجا بیزار سا لیٹے لیٹے ہی موبائل اٹھایا۔۔ عریبہ کا لنگ دیکھ کر ساری بیزاری بھک سے اڑی۔۔

یس کر کے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر موبائل کان سے لگایا۔۔۔

وہ مجھے سوری کہنا تھا۔۔۔ عریبہ ناخنوں سے کھلتی ہوئی بولی۔۔۔

اچھا پھر کرو سوری۔۔ظام مسکراہٹ دبا کر بولا۔۔

سوری۔۔۔۔۔عریبہ آہستہ آواز میں بولی۔۔

ہمم۔۔صرف سوری سے کام نہیں چلے گا۔۔۔

پھر؟ عریبہ حیران ہوئی

کل مجھے بریانی بنا کر دو گی تم۔۔۔ظام مسکرا کر بولا۔۔

اوکے ڈن (بھلکڑ)

یہ ہوئی نہ بات۔۔۔ چلو اب گڈ نائٹ اور ہاں سحری آج نیچے کر لینا آکر۔۔۔

ظام نے کہتے ساتھ ہی کال کٹ کر دی۔۔ عریبہ نے مسکرا کر موبائل واپس رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

کب تک آؤں لینے۔۔۔۔عریب نے اسما بیگم سے پوچھا جو ہا ئپر اسٹار چھوڑنے آیا تھا۔۔

عدن اور عریبہ دونوں پیچھے کھڑیں تھیں۔۔

تم کہاں جا رہے ہو ساتھ چلو۔۔۔۔

نہیں امی میں گھر جاؤں گا۔۔آپ سب آرام سے جتنی مرضی شاپنگ کریں مجھے کال کر دیجئے گا میں آجاؤں گا لینے۔۔۔۔

اوکے خدا حافظ۔۔۔۔عریب ایک نظر عدن کو دیکھتا چلا گیا۔۔۔۔۔

بھابھی یہ ظام کہاں ہے؟افطار پر بھی نہیں دکھا۔۔

ایسکیلیٹر پے کھڑی سب اوپر جا رہی تھیں۔۔۔پیچھے ہی عدن اور عریبہ ادھر ادھر دیکھ کر باتیں کر رہی تھیں۔

ظام کے ذکر پے عریبہ انکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔۔وہ بھی جاننا چاہتی تھی ظام آج اوپر بھی نہیں آئے تھے اور افطار سے پہلے ہی غائب تھے۔۔۔

ہاں بتا کر گیا تھا کسی دوست نے افطار پارٹی رکھتی ہے وہیں جا رہا ہے۔۔۔

اچھا۔۔اچھا۔۔۔باتیں کرتی وہ لوگ اوپر پہنچ گئیں۔۔

عدن آپی وہ ڈریس کتنا پیارا ہے۔۔۔عریبہ نے چلتے چلتے ایک شاپ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ڈارک گرین لونگ فراک جسکی آستینو گلے پر نازک سا سلور کلر کا کام تھا۔۔۔

واؤ بہت خوبصورت ہے ماشاءاللہ چلو دیکھیں۔۔

ایک منٹ عریبہ۔۔تم چلو میں امی کو بتا کر آتی ہوں ورنہ پریشان ہو جائیں گی۔عدن کے کہنے پر عریبہ سرہلاتی شوپ میں چلی گی۔۔۔

عید کی وجہ سے مالز میں رش تھا(جو عام سی بات تھی)عریبہ سوٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب پیچھے سے ایک سیلز بوائے نے کہا۔۔۔ایکسکیوزمی میم۔۔یہ ایک ہی پیس بچا ہے اور وہ میم لے چکی ہیں۔۔۔

سیلز بوائے آگے بڑھ کر ڈمی سے ڈریس اتارتے ہوئے بتانے لگا۔۔

عریبہ یکدم اداس ہو گئی اسے ویسے ہی بہت مشکل سے کچھ دل سے پسند آتا تھا۔۔۔

اوکے۔۔عریبہ جانے لگی جب اسی سیلز بوائے نے روکا۔۔میم کچھ اور دیکھ لیں۔۔

وہ اس طرف ڈمی پر بھی بہت پیارا ڈریس ہے۔۔۔۔۔سیلز بوائے کہ کر آگے بڑھ گیا۔۔عریبہ نے اس کے کہنے پر سرسری سی نظر ڈالی۔۔

مگر پھر پلٹنا بھول گئی۔۔کیوں کے سامنے ہی ظام ایشا کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔

عریبہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔۔تکلیف تب زیادہ بڑھی جب وہی ڈریس اس سیلز بوائے نے ایشا کو دیا۔۔

دونوں مسکراتے کاؤنٹر تک گئے پھر ظام نے اپنا والٹ نکال کر پیمنٹ کی۔

اس سے پہلے دونوں اسے دیکھتے وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔۔۔

یہ آخری بار ہے ایشا میں اب تمھارے ساتھ نہیں آؤنگا۔۔۔ظام چڑ کر بولا۔۔وہ کب سے برداشت کر رہا تھا اسکی فضول حرکتیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔اچھا یار اب تنگ نہیں کرونگی۔۔۔چلو مجھے سینڈل لینی ہے۔۔ایشا اسکا بازو پکڑ کے بولی۔

مجھے معاف ہی رکھو دو گھنٹے سے دماغ خراب کر چکی ہو بس بہت ہو گئی شوپنگ اور اگر کرنی ہے تو اکیلے کرو۔۔۔میں جا رہا ہوں۔۔ظام اسکا ہاتھ ہٹاتا جانے لگا جب ایشا تپ کر بولی۔۔۔

عریبہ ہوتی تو تمہارا دماغ خراب نہیں ہوتا میرے ساتھ تمہارا دماغ خراب ہو رہا ہے۔ایشا غصے میں بولی۔۔ظام رکا اور پلٹ کر اس تک آیا۔۔

ٹھیک کہ رہی ہو کیوں کے اگر وہ ہوتی تو تمہاری طرح ایک ڈریس لینے میں دو گھنٹے نہیں لگاتی۔ اگر میں اسے صرف یہ کہ دیتا کے مجھے یہ پسند آیا تھا اور تم پر بہت اچھا لگے گا تو فورا لے لیتی۔۔۔ جب کے تم۔۔۔۔ تمھارے نخرے ختم نہیں ہو رہے ہیں۔۔۔ظام کہتا چل دیا۔۔

پارکنگ میں آکر اپنی کار میں بیٹھا۔۔۔۔جب ایشا ساتھ آکر بیٹھی۔۔۔

کیا تم نارض ہو مجھ سے ؟ایشا نے پوچھا مگر ظام نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

کافی وقت دونوں میں خاموشی رہی۔۔۔

ظام کو بلکل اچھا نہیں لگتا تھا کوئی دوسرا اسکی فیملی کو کچھ کہے اور عریبہ تو پھر اسکی کزن ہونے کے ساتھ بہترین دوست تھی۔ایشا اکتا کر بولی۔۔

تمہے کس بات کی نارضگی ہے مسٹر ظام عقیل شاہ؟میرے ساتھ تمہارا قیمتی وقت برباد ہوا یا پھر تمہاری وہ بہن جی ٹائپ کزن کو کچھ کہنے کے لئے۔۔ایشا نے غصے میں ہر لفظ چبا کر ادا کیا۔

ظام نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔

اترو۔۔۔۔ظام سپاٹ لہجے میں سامنے دیکھتے ہوئے ہی بولا۔۔

ایشا نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔کک کیا؟

میں نے کہا دفع ہو جاؤ میری گاڑی سے۔۔۔ ظام نے اس بار اس کی طرف دیکھ کر کہا لہجہ سپاٹ ہی تھا۔۔

ایشا کا احساسِ توہین سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔ تم اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے مجھے بیچ راستے میں چھوڑ رہے ہو۔۔

ٹھیک ہے گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ ظام نے کہتے ساتھ ہی فل سپیڈ میں گاڑی بھگائی۔۔۔

ظام نے ایشا کے گھر کے سامنے گاڑی ایک جھٹکے سے روکی۔۔ ایشا نے اسے دیکھا جو اسکے اترنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ہنہ۔۔۔ ظام تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔ میں چھوڑوں گی نہیں تمہے۔۔ ایشا غصے میں کہتی اتری۔۔۔۔ ظام نے گاڑی اسٹارٹ کی اور چلا گیا۔

ایشا پیر زور سے زمین پے مارتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

کیا ہوا عریبہ میں کب سے دیکھ رہی ہوں۔۔ بلکل ہی چپ ہو گئی ہو۔۔ ڈریس لیتے وقت بھی کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔۔ دھیان کہاں ہے تمہارا؟ وہ لوگ اس وقت گھر جا رہے تھے عدن کب سے دیکھ رہی تھی وہ کسی سوچ میں گم ہے۔۔

ڈریس بھی نہیں لیا جو پسند آیا تھا۔۔

وہ میرا موڈ خراب ہو گیا مجھے جو پسند آیا وہ پہلے ہی کسی نے لے لیا اور میں بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

عریبہ بے خیالی میں بول رہی تھی۔۔۔ بار بار ایشا اور ظام کا چہرہ نظروں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔

اوہ۔۔تو یہ بات ہے کوئی بات نہیں ویسے بھی جو دوسرا تم نے پسند کیا ہے وہ بھی بہت خوبصورت ہے۔۔۔

نہیں آپی جب دل کو ایک بار وہ پسند آجائے تو دوسری کوئی چیز اچھی نہیں لگتی چاہے وہ جتنا بھی خوبصورت ہی کیوں نا ہو۔۔۔ عدن نے اب کی بار اسے دیکھا جو کھوئی کھوئی سی باہر دیکھ رہی تھی۔

عریبہ میں کپڑوں کی بات کر رہی ہوں۔۔عدن کے کہنے پر اسنے اسے دیکھا پھر گہری سانس لے کر خود کو خیالوں سے جھٹکا۔۔۔

میں بھی آپی کپڑوں کی ہی بات کر رہی ہوں آپ تو جانتی ہی ہیں نہ میں ایسی ہی ہوں۔۔ عریبہ کہتے ساتھ ہی زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لائی۔۔۔

وہ اپنی وجہ سے اپنی بہن کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا کھسر پھسر ہو رہی ہے دونوں بہنوں میں۔۔ عریب جو گاڑی چلاتے ساتھ انہیں بیک مرر سے دیکھ بھی رہا تھا پوچھنے لگا۔۔۔۔

آپ کے خلاف باتیں کر رہی ہیں آپی۔۔ عریبہ نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔۔۔

عدن نے اسے کہنی ماری۔۔۔ صائمہ بیگم اور اسماء بیگم مسکرا رہیں تھی۔۔۔۔ جب کے عریب نے اسے دیکھا جو منہ نیچے کیے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

تمہاری بہن بولتی ہی اتنا کم ہے میرے خلاف کیا بولیں گیں محترمہ۔۔ عریب شوخ لہجے میں اسے دیکھ کر بولا عدن مسکرا دی۔

ہاہاہا۔۔۔ واہ بھائی اپ کو بڑا پتہ ہے آپی آپ کے خلاف بول سکتی ہیں یا نہیں۔۔۔

بلکل بیوی کے بارے میں پتہ ہونا چاہیے۔۔ عریب کی بات سن کر سب مسکرا دیے۔۔

تھک تھک تھک !!

آجاؤ۔۔۔ عریبہ سونے لیٹ رہی تھی جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔

ظام کو اندر آتا دیکھ۔۔۔۔ اس کے سامنے پھر وہی سب یاد آنے لگا۔۔

کیا کر رہی تھی۔۔۔

سونے لیٹ رہی تھی کیا ہوا آپ اس وقت ؟

ہاں چلو میرے ساتھ باہر لاؤنج میں بیٹھتے ہیں۔۔۔ ظام نے کہا اور آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام کر باہر لیجانے لگا۔۔۔ عریبہ اپنی جگہ پر ہی کھڑی رہی۔

ظام نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے تم سے پلیز چلو۔۔ ظام بہت عاجزی سے بول رہا تھا۔۔۔ عریبہ نے اس کی طرح دیکھا جو تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔۔

اچھا چلیں۔۔۔۔ دونوں لاؤنج میں آکر صوفے پر فاصلے پر بیٹھے۔ عریبہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جو کسی گہری سوچ میں ڈوبہ ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے ؟ عریبہ نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پے رکھ کر پوچھا۔۔۔

ظام نے پہلے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پے عریبہ نے آپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔پھر اسے دیکھا جو اسکے جواب کی منتظر تھی۔ظام نے دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھا پھر گویا ہوا۔۔۔

نہیں پریشان نہیں ہوں بس میں کچھ دیر تمھارے پاس بیٹھنا چاہتا ہوں۔۔۔ظام کے اس طرح کہنے پر عریبہ کا دل دھڑک اٹھا۔۔۔

اچھا۔۔آپ کو نہیں لگتا یہ بات آپ کو ایشا سے کہنی چاہیے؟ عریبہ جانے کیوں تلخ ہوئی۔۔۔ اسے خود بھی اپنے لہجے کا پتہ نہیں چلا۔۔۔عریبہ کی بات سن کر ظام کے ماتھے پر بل آئے۔۔

کیا اسے ہر بات کے بیچ میں لانا ضروری ہے؟

نہیں ضروری تو نہیں۔۔۔کیوں کے وہ بیچ میں ہے۔۔عریبہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ظام وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر پیچھے گیا۔۔۔

عریبہ دروازہ لاک کرنے والی تھی جب ظام اندر آیا۔۔عریبہ جلدی سے پیچھے ہٹی ورنہ دروازہ اسے لگ جاتا۔۔

یہ کیا طریقہ ہے آنے کا۔۔عریبہ چڑ کر بولی۔۔۔۔

ظام ان سنی کرتا دروازہ بند کرتا۔۔۔اس تک آیا۔۔

ایشا صرف دوست ہے۔۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں وہ میری یونی فرینڈ رہ چکی ہے تم جانتی ہو ہم پہلے بھی اسی طرح ملتے تھے۔۔۔اور تم۔۔۔۔ظام کہتے کہتے رکا پھر اسکے قریب ہوا عریبہ خاموش کھڑی اسے سن اور دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ظام قریب آکر اس پے جھکا۔۔

(عریبہ بمشکل ہی اسکے کندھے تک آتی تھی)

عریبہ کی سانس رک گئی۔۔۔ تم میری سب کچھ ہو۔۔مجھے اچھا لگتا ہے جب تم میرے ساتھ ہوتی ہو۔۔مجھے۔۔۔ ظام آگے بھی کہنے لگا تھا۔۔

جب عریبہ نے اسکے لبوں پر انگلی رکھی (جو کانپ رہی تھی)

جھوٹ۔۔۔آآ۔۔آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں آپ ایشا سے محبت کرتے ہیں اس سے شش۔۔۔ شادی بھی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔اور آآ۔۔۔آج میں نے آپ کو مال میں بھی دیکھا آپ اسے عید کی شاپنگ کروانے گئے تھے بنا مجھے بتائے۔۔مجھے لگا شاید آپ نے اس دن غصے میں کہا تھا کے آپ مجھے ساتھ کہیں نہیں لیکر جائیں گے اب۔۔۔ مگر میں غلط سوچ رہی تھی۔۔۔ عریبہ کی آنکھوں سے لڑی کی صورت آنسوں بہ رہے تھے۔۔۔

ظام اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔۔ظام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا مگر ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔

تم اب بھی بہت کچھ غلط ہی سوچ کر بیٹھی ہو۔۔۔کیسے لگا تمہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں بتاؤ؟؟؟

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

کیسے لگا تمہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟ بتاؤ؟

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی؟۔۔۔ تم تو میرے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو نہ۔۔۔۔میں کس کو پسند کرتا ہوں کس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔کس۔۔۔۔

پلیز ظام خاموش ہو جائیں۔۔اس سے پہلے ظام اور طنز کے تیر چلاتا۔۔۔۔عریبہ نے اپنا ہاتھ دوبارہ اسکے لبوں پے رکھ دیا۔۔

مجھے لگا تھا۔۔اور آپ کتنی بار اس سے ملے ہیں ہر وقت آپ اس سے فون پر بات کرتے ہیں اور۔۔

واٹ ربش!! تمھارے کہنے کا مطلب ہے میں باہر جاتا ہوں تو صرف اسی کے ساتھ ہی ہوتا ہوں؟اور کال کی بھی اچھی کہی مجھے تو جیسے کوئی اور فون نہیں کر سکتا نہ؟ ظام جل ہی تو گیا تھا اسکی فضول سی دلیلوں میں۔۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات بتاتا چلوں۔۔۔میں اس سے شادی نہیں کر رہا سمجھی تم۔۔۔پاگل لڑکی۔۔

ظام نے گھور کر اسے دیکھا جو اسکی باتیں سن کر سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

تمہے اگر اچھا نہیں لگتا تو نہیں ملوں گا اس سے۔۔ظام اسکے جھکے سر کو دیکھ کر بولا۔

عریبہ جھکے سر کے ساتھ ہی بولی۔۔۔ہاں جیسے میری ہی تو سنتے آرہے ہیں۔۔

ظام اسکی بات سن کر اتنی دیر میں پہلی بار مسکرایا۔۔۔

پھر ایک ہاتھ سے کسٹائل سے بالوں کو سیٹ کرتے اس کہ کان کے قریب جھک کر سر گوشی میں بولا۔۔۔

میں سچ کہ رہا ہوں تم ایک بار کہ کر تو دیکھو۔۔عریبہ شرماتی ہوئی پیچھے ہوئی۔۔۔

اچھا تو آج سے ابھی سے آپ اس سے نہیں ملیں گے نہ ہی کال پے بات کریں گے۔۔عریبہ پیچھے کی طرف قدم اٹھاتی بول رہی تھی سر ویسے ہی جھکا تھا۔۔عریبہ جتنے قدم پیچھے لے رہی تھی ظام اتنے قدم آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اور کوئی حکم میڈم؟ ظام مسکراہٹ دباتا پوچھنے لگا جو پیچھے بیڈ سے ٹکرا کر لڑکھڑا کر گر گئی۔۔۔

ظام ہنسی ضبط کرتا۔۔۔دونوں ہاتھ بیڈ پر اس کے دائیں بائیں رکھتا اس پر جھکا۔۔

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ظام سرگوشی میں بولا۔۔

نن نہیں۔۔۔عریبہ کانپتی آواز میں بولی ظام اور جھکا۔۔۔

اب؟ عریبہ نے گردن نہیں کے انداز میں پھر دائیں بائیں کی۔۔۔

آب کی بار ظام اسکے اور قریب ہوا۔۔وہ اتنا قریب تھا کے ظام کی گرم سانسوں کی تپش سے عریبہ کا چہرہ شرم سے لال ٹماٹر ہو گیا۔۔

عریبہ نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔ظام اسے دیکھتا رہا پھر جھک کر عریبہ کی پیشانی پے اپنے لب رکھ دیے۔۔۔عریبہ تو سن ہی ہو گئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ جذبات میں کچھ اور گستاخی کر بیٹھتا اس کی پیشانی چومتا سیدھا ہوا۔۔پھر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

عریبہ نے کافی دیر بعد آنکھیں کھولیں۔۔۔بے ساختہ ہی اپنے ماتھے کو چھوا۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ظام کو کیا ہوا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔

پھر سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔عدن اندر آئی اسے جاگتے دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔

تم ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔کیا سحری تک جاگنے کا ارادہ ہے۔۔۔

نہیں سونے ہی لگی تھی آپ ابھی تک کیوں جاگ رہی ہیں؟؟

مجھے نیند نہیں آئی دوسری جگہ پر اس لئے واپس آگئی۔۔۔عدن کہتے ساتھ ہی اپنی سائیڈ پر لیٹی۔۔۔عریبہ اسے پیار سے مسکراتی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپی شادی کے بعد کیا ایسے ہی عریب بھائی کے پاس سے اٹھ کر یہیں آئیں گی۔۔عریبہ ایک آنکھ دبا کر شرارت سے بولی۔۔

عدن نے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اسے مارا۔۔

بہت بولنے لگ گئی ہو تم لڑکی شرم کرو۔۔۔

ہاہاہا۔۔عریبہ ہنستی ہوئی بیڈ پر گرنے کے انداز میں برابر لیٹی۔۔۔

ویسے آپی مجھے لگتا ہے عریب بھائی کمرے کو چابی سے لاک لگا کر چابی چھپا کر سویا کریں گے ہاہاہا۔۔۔مجھے بتانا پڑے گا پہلے ہی تاکہ انکی پیاری سی وائف رات کو کمرے سے بھاگ نہ جائے۔عریبہ آنکھیں مٹکا مٹکا کر بول رہی تھی۔۔۔عدن شرم سے سرخ ہوتی اسکے کندھے پر چپت لگاتی۔۔بلینکٹ میں منہ چھپا گئی۔

عریبہ اپنا کندھا سہلاتی ہنستے ہوئے عدن سے جھپی مار کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

فجر کی نماز کے بعد اسنے قرآن مجید کی تلاوت کی۔۔۔تلاوت کرنے کے بعد قرآن کو چوم کر واپس گلاف میں رکھ کر احتیاط سے اونچی جگا پر رکھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔

امی لاؤنج میں بیٹھیں تسبیح پڑھ رہی تھیں ساتھ ہی عریبہ انکی گود میں سر رکھے لیتی تھی۔

عریبہ کیا ہوا نیند آ رہی ہے تو سو جاؤ جا کر۔۔۔عدن صوفے پر بیٹھ کر بولی۔عریبہ اٹھ کر اسکے ساتھ جا کر بیٹھی اور کندھے پر سر کر بیٹھ گئی۔۔۔

محترمہ کیا ہو گیا ہے کیا سب پر گر رہی ہو۔۔اس سے پہلے عدن کچھ کہتی عریب اسماء بیگم کے ساتھ ظام آتے ہوئے بولا۔۔

عریبہ ظام کی آواز پر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔صائمہ بیگم فوراً جگہ سے اٹھیں۔۔

ارے بیٹھ جاؤ۔۔اسما بیگم مسکرا کر بولتیں ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔۔۔

اسلام علیکم تائی امی۔۔۔۔دونوں نے ساتھ سلام کیا۔

وعلیکم اسلام۔۔نماز پڑھ لی۔۔

جی ابھی پڑھ کر ہی بیٹھے ہیں۔۔۔عدن نے جواب دیا۔۔۔

عریب عدن کو ہی دیکھ رہا تھا نماز کے اسٹائل میں دوپٹہ لئے بہت معصوم اور پاکیزہ لگ رہی تھی جب کے عدن اسکے دیکھنے سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔

عریبہ نے ظام کی طرف دیکھا۔۔ظام اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے دیکھنے پر ظام نے ایک آنکھ دبائی۔۔عریبہ نے گھبرا کر سب کو دیکھا۔۔
(کہیں کسی نے دیکھا تو نہیں) جب کے ظام اسکے اس طرح کرنے سے اپنے قہقہے بہت مشکل سے روک پایا تھا۔۔

ظام ساری رات اسکے بارے سوچتا رہا۔۔ایشا کے ساتھ اسے کبھی اتنا اچھا نہیں لگتا تھا جتنا سکون اسے عریبہ کی قربت دیتی تھی۔۔محبت نہ سہی مگر وہ اسکے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا

چاہتا تھا۔۔ایک دوست جو ہمسفر بن جائے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔۔اسکے لئے عریبہ پرفیکٹ تھی۔۔۔

عدن کل ماشاءاللہ چاندرات ہے تو جاکر تم دونوں چوڑیاں اور مہندی لگوا آنا۔۔اسماء بیگم مسکرا کر بولیں۔۔۔

جی مگر آپ دونوں بھی ساتھ چلیں گی۔۔۔

ہم کیا کرینگی جاکر۔۔۔۔گھر کی صفائی وغیرہ کروانی ہے پردے لگوانے ہیں۔کتنا کام پڑا ہے۔

توہم سب مل کر کرلیں گے۔۔

ظام پنکھا صاف کرو سہی سے۔۔۔تم کیا کھڑے باتیں کررہے ہو۔۔۔عریب نیچے کھڑا ظام کو کہہ رہا تھا جو عریبہ اور عدن دونوں سے ہی اسٹول پر کھڑا باتوں میں لگا تھا۔۔۔

عقیل صاحب نے گھر کے ملازموں کو آج ہی صبح صبح کافی رقم دے کر چھٹی دے دی تھی تاکے سب عید آرام سے اپنوں کے ساتھ منائیں۔۔۔۔۔

اسلئے سارے گھر کے پنکھے پردے بدلنے کا کام ظام اور عریب کے حوالے تھا۔۔۔

اوہ فوہ کیا ہو گیا ہے بھائی تنگ مت کیا کریں روزے میں غصہ اجائے گا مجھے۔۔۔میں کیا ماسی لگا ہوں جو کب سے پنکھے صاف کروائے جارہے ہیں۔۔ظام تپ کر بولا بیچارہ صبح سے اوپر نیچے دونوں گھروں کے پنکھے صاف کررہا تھا۔

زیادہ زبان مت چلاؤ آخری ہی رہ گیا ہے صاف کرو اور اترو نیچے۔۔۔پھر چلو پردے بھی نئے لگانے ہے۔۔۔ عریب آنکھیں دکھاتا بول رہا تھا جو منہ بناتا پنکھا صاف کرنے لگا۔۔۔عدن اور عریبہ دونوں ہنس رہی تھیں۔۔

ظام نے پنکھا صاف کیا پھر اسٹول سے جمپ مار کر اترا۔۔عدن فورا بھاگی کیوں کے ظام اتر کر انہیں ہی گھورتا قریب آرہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ عریبہ کے قریب پہنچتا عریب نے گدی سے پکڑا اور اپنے ساتھ کھینچا۔۔۔

آآآ بھائی کیا ہو گیا ہے ؟

چلو بیٹا ابھی بھاگنے کی کوشش مت کرو۔۔۔

میں بھاگ نہیں رہا اپنا انتقام لینے جارہا تھا دونوں سے۔ظام کی بات پر عریبہ نے آگے بڑھ کر اسکی بازو پے چپت رسید کی اور جلدی سے بھاگی۔۔۔

عریب نے جلدی سے ظام کو پکڑا۔۔۔جو عریبہ کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تھا۔۔

شرم کرو لڑکی پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔۔۔شرافت سے چلو ساتھ ورنہ ابھی ڈیڈ کو بلاتا ہوں۔۔عریب اسے پکڑتا کھینچ رہا تھا جو اپنا بازو چھڑوا رہا تھا۔۔۔

بلا لیں نہیں ڈرتا میں اور اتنی زور سے مت پکڑیں میں بیوی نہیں ہوں۔۔۔ظام جل کے بولا۔

اچھا ایسی بات ہے ٹھیک ہے۔۔۔عریب نے کہتے ساتھ ہی آواز لگائی۔۔۔

ڈیڈ!!ظام نے جلدی سے دوسرے ہاتھ سے عریب کا منہ دبایا۔۔۔

یار بھائی آپ تو سیریس ہو جاتے ہیں اب بندا مذاق بھی نہ کرے۔۔ ظام معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔۔ عریب نے اسکا ہاتھ جھٹکا دے کر ہٹایا۔۔

تم ہو ہی نکمے ہٹو پیچھے۔۔۔ بات مت کرنا مجھ سے اب میں خود کرلوں گا کام۔۔ عریب غصے سے کہتا چلا گیا۔

پہلے ظام نے سوچا پیچھے جائے مگر پھر پردے یاد کرتا۔۔۔ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

میں نے اتنے پنکھے اکیلے صاف کیے ہیں اب پردیے خود کریں۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو میں ایشا بول رہی ہوں ظام سے بات کرواؤ میری وہ میری کل نہیں اٹھا رہا نہ رپلائے دے رہا ہے۔۔۔ عریبہ نے غصے سے لب بھینچ لئے۔

ہیلو!!

کیا ہوا سنائی نہیں دیا تمہے۔۔۔۔ ایشا غصے میں بولی۔

عریبہ غصے میں کچھ کہتے کہتے رکی۔۔ یکدم آنکھوں میں شرارتی چمک آئی۔۔۔

جی میں سن رہی ہوں۔۔ ظام تو گھر چھوڑ کے چلے گئے ہیں کسی میم کے چکر میں ہمیں بھنک تک نہیں پڑنے دی۔۔ عریبہ لہجے کو افسردہ سی بنا کر بولی۔۔

ایشا کے ہاتھ سے موبائل چھوٹنے والا تھا۔۔کک کیا یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔پر سوہی تو وہ مجھ سے ملا تھا۔۔تم۔۔۔تم جھوٹ کہہ رہی ہو نہ۔۔ایشا ہکلا کر بولی۔۔اسکا تو دماغ ہی سن ہو گیا تھا عریبہ کو اس کی حالت پر قہقہے لگانے کا دل کیا۔۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی ابھی کچھ دیر پہلے ہی بھائی کو کال کر کے اپنے کورٹ میرج کا بتایا ہے۔۔گھر میں سب ہی افسردہ ہیں۔۔۔اور۔۔۔۔۔

ایشا اس سے زیادہ نہیں سن سکتی تھی۔۔۔اسنے غصے میں اپنا موبائل دیوار پے دے مارا۔۔

عریبہ نے مسکرا کر موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔جیسے ہی وہ پیچھے مڑی ظام کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔۔۔ظام دونوں ہاتھ سینے پے رکھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔پھر ہلکا سا مسکراتا اسکے قریب آیا۔۔عریبہ اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ سوچ رہی تھی جانے ظام اب کیا کرے گا اس کے ساتھ۔ ظام اسے دیکھتا رہا پھر قہقہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔افففف!!کیا ہو تم۔۔۔ہاہاہا!مطلب میں بھاگا بھی تو کسی انگریز حسینہ کے ساتھ؟ ہاہاہا!!اور اور کیا کہا تم نے میں نے کورٹ میرج کر لی۔۔۔ظام ہنس ہنس کر بول رہا تھا۔۔۔

عریبہ بھی ہنس دی۔۔ظام نے ہنسی روک کر آنکھ کا کونہ صاف کیا۔۔پھر اسے دیکھا۔۔۔

اس حساب سے آج شادی کی پہلی رات ہو گی ہماری۔۔ظام کی بات سن کے عریبہ ہڑبڑا گئی۔

یہاں میری انگریز حسینہ تو نہیں ہے ہاں تم ہو۔۔۔پھر کیا ارادے ہیں۔ظام آنکھ دباتا بولا۔۔۔

عریبہ پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔کوئی رائے فرار نہ پا کر اسکے پیچھے دیکھا۔۔

ارے عدن آپی آپ؟ عریبہ کے کہنے پر ظام نے جھٹکے سے گھوم کر دروازہ کی جانب دیکھا۔ جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

عریبہ موقع ملتے ہی باتھ روم بھاگی۔۔ ظام نے واپس اسکی جانب دیکھا جو باتھ روم میں جا کر بند ہو گئی تھی۔۔۔

کب تک بھاگو گی آج ہی موم سے بات کرتا ہوں۔۔ آپ کے بیٹے کو آپ کے لئے بہو مل گئی ہے۔۔

ابھی تک کام ختم نہیں ہوا کتنے کوئی سست مارے ہیں آپ۔۔ ظام عریب کے پاس آیا جو پردہ لگا چکا تھا۔۔ عریب نے اسے دیکھا پھر ہاتھ کے اشارے سے سائیڈ پر ہونے کو کہا۔۔۔ ظام اسے دیکھتے ہوئے سائیڈ پر ہوا۔۔ عریب نیچے اترا پھر ظام کو دیکھا۔۔۔

کون سست ہے ابھی پتہ چل جاتا ہے۔۔۔۔۔ عریب نے کہتے ساتھ ہی دوڑ لگا دی۔۔۔

ہیں بھائی کو روزے میں کیا ریسنگ کرنے کی سوجی۔۔ ظام خود سے بڑبڑاتا پیچھے گیا۔۔۔

بھائی کو ڈیڈ اور چاچو کے پاس بیٹھے دیکھ کر ٹھٹکا (مطلب وہ ڈیڈ کو بتانے بھاگے تھے)

عریب کی نظر اس پے پڑی اس نے ظام کو اشارے سے اپنے یہاں ہونے کا مقصد بتایا۔۔۔ جو وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔۔۔

ظام جذبات میں آگے بڑھ کر لاؤنج میں لگے پردے کو اتارنے لگا۔۔(تاکہ بتا لگے کہ وہ اتنا بھی کام چور نہیں ہے)

یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔ عقیل صاحب نے سخت لہجے میں پوچھا کیوں کے عریب نے انکے سامنے ہی کچھ دیر پہلے پردہ لگایا تھا۔۔

ڈیڈ پردہ گندا ہو رہا ہے۔۔۔ ظام مصروف سا بولا۔۔۔

عریب اور علی صاحب نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا کہاں گندا ہے ابھی میرے سامنے چینج کیا ہے۔۔

یہ دیکھیں ڈیڈ مٹی لگی ہے اگر کسی مہمان نے دیکھ لی تو کیا سوچیں گے لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع مل جائے گا۔۔۔ عقیل صاحب کے گھر کے پردوں پر مٹی۔۔ میں آپ کی ناک نہیں کٹوا سکتا۔ ظام کہتے ساتھ ہی پردہ اتار چکا تھا۔۔

علی چاچو اور عریب دونوں کے قہقہے چھوٹ گئے۔۔ ظام انہیں قہقہ لگاتا دیکھ شرمندہ ہو گیا۔ اس لئے واپس خاموشی سے پردہ لگانے لگا۔۔۔

ظام نے پردہ لگا کر انہیں دیکھا۔۔۔ دونوں ہنس رہے تھے پھر باپ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

آپ بھی ہنس سکتے ہیں۔۔۔ ظام نروٹھے پن سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے پیچھے تینوں کے چھت پھاڑ قہقے اسے کمرے تک سنائی دیے۔۔۔۔

بچے پر ہنستے ہی رہتے ہیں ہنہ۔۔۔۔

عریبہ شربت زیادہ بنے گا۔۔۔ماموں کی فیملی بھی آج یہیں آ رہی ہے۔۔صائمہ بیگم عریبہ سے بولیں۔۔۔

اچھا امی۔۔

کیا ہو رہا ہے لیڈیز۔۔۔۔۔ظام کچن میں آتے ہی بولا۔۔۔

تم کیوں بار بار کچن کے چکّر لگا رہے ہو۔۔اسماء بیگم نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

وہ میں ایسے ہی۔ظام بوکھلا گیا(اچھا پھنسا تھا)

کیا وہ؟؟؟

تائی امی انکی نظر ضرور میرے پکوڑوں پر ہے جو بار بار آ رہے ہیں۔۔۔

اوہ ہیلو میڈم میرا روزہ ہے۔۔۔عریبہ کی بات پر ظام نے اسے گھورا(بیوقوف لڑکی)

ہاں تو آپ چرا کر لے جائیں گے۔۔عریبہ منہ بنا کر بولی پھر فریج میں جگ رکھنے لگی۔۔

تم نہ۔۔بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔ظام کہہ کر جانے لگا جب پھر عریبہ بولی۔۔۔۔

کیا کہا؟پوری بات کریں مجھے آدھی بات سنائی دی ہے۔۔عرینہ ایک اور جگ رکھتے ہوئے بولی۔

بس کرو کیا ہو گیا ہے اور عریبہ بحث مت کرو بڑا ہے تم سے۔۔۔صائمہ بیگم نے جھڑکا۔۔۔۔

میرے دوست ہیں وہ۔۔عریبہ منمناتی ہوئی عدن کے پاس جا کر بیٹھ گئی جو فروٹ چاٹ بنا رہی تھی۔۔

ظام اسکے پھولے چہرے کو مسکرا کر دیکھتا کچن سے نکل گیا۔۔

سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے مغرب کی آذان کا انتظار کر رہے تھے۔ ظام نے کن انکھیوں سے پہلے سب کو دیکھا جو دعا مانگ رہے تھے۔ پھر نظر گھوما کر اپنے ساتھ بیٹھی عریبہ کو دیکھا۔ جو نظریں جھکائے دعا مانگ رہی تھی۔۔

ظام آہستہ سے اپنا ہاتھ اسکی پلیٹ تک لے کر گیا۔۔۔ پلیٹ میں رکھے پکوڑے تین چار ساتھ اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھے۔۔۔ اتنی دیر میں آذان ہو گئی۔

عریبہ نے کھجور کھانے کے بعد اپنی پلیٹ کو غور سے دیکھا۔۔

(میرے پکوڑوں کی چوری میرے ہی آگے) عریبہ نے سب کو دیکھا۔۔

پھر ظام کی پلیٹ کو دیکھا جو لدی ہوئی تھی۔ عریبہ تپ ہی تو گئی۔۔

ان کو تو ابھی بتاتی ہوں بھکڑ کہیں کے۔۔

ظام سنے۔۔۔ عریبہ نے اونچی آواز میں ظام کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

عریبہ کی آواز پر سب نے ان کو دیکھا۔۔

ہاں کہو۔۔۔ ظام کھانے میں مگن بولا۔۔

وہ چٹنی پکڑا دیں گے۔۔۔ عریبہ نے پھر اونچی آواز میں کہا۔۔

ہاں تو لے لو خود۔۔۔ ظام کندھے اچکا کر بولا۔۔

عریبہ نے دانت کچکچائے۔۔۔۔۔

میرا ہاتھ نہیں جائے گا پلیز دے دیں۔۔۔اس سے پہلے وہ پھر منا کرتا عقیل صاحب بول پڑے۔

ظام کیا ہو گیا ہے تمھارے قریب ہی ہے دے دو۔۔ ظام نے گھور کر اسے دیکھا پھر چٹنی اٹھا کر اسے دینے لگا جس نے جلدی سے اسکی پلیٹ سے دونوں ہاتھوں سے پکوڑے اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھے۔۔

(یہ نہیں تھا کے پکوڑے کم بنے تھے مگر جب بھی عدن سے خاص کہ کر بنواتی وہ ایسے ہی کرتا تھا)

ظام نے چٹنی اسکے سامنے رکھ کر۔۔۔اپنی پلیٹ کو دیکھا۔۔

پھر اسکے قریب جھک کے سرگوشی میں بولا۔۔۔

تم ملو زرا اکیلے بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔

ہنہ۔۔دیکھا جائے گا پکوڑا چور۔۔ عریبہ جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ کر بولی۔۔

عید کا چند نظر آگیا تھا سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔جب ظام اسماء بیگم کے پاس آیا۔۔

امی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ظام اسماء بیگم سے بولا۔۔

ہاں کہو۔۔

امی یہاں نہیں چلیں میرے ساتھ۔۔ ظام نے جلدی سے اسماء بیگم کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

ارے کیا ہو گیا۔۔۔بے صبر لڑکے۔۔۔

امی چلیں نہ پلیز مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ ظام ہاتھ پکڑتا انہیں نیچے لایا۔۔۔۔

دادی میں لے آیا امی کو آپ بتائیں۔۔۔ ظام دادی کو بولتا صوفے پر بیٹھا۔۔۔

میں کیا بتاؤں خود بتاؤ میں نے تھوڑی شادی کرنی ہے۔ دادی اپنی عینک سہی کرتیں بولیں۔۔

دادی آپ نے کہا تھا آپ میری مدد کریں گی۔۔ ظام روہانسا ہوا۔۔ دادی اسکی حالت دیکھ کر ہنستی ہوئیں اسماء بیگم سے مخاطب ہوئیں۔۔ جو دادی پوتے کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھیں۔۔

ارے لڑکا جوان ہو گیا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے۔۔ دادی کے کہنے پر ظام شرمانے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔ علیزہ بیگم کی بات سن کر اسماء بیگم نے مسکرا کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔

اچھا تو یہ بات ہے۔۔ میں نے تو لڑکی پسند بھی کر لی ہے اور بات بھی پکی ہونے والی ہے۔ اسماء بیگم کی بات سن کر ظام کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا۔۔۔

کک۔۔۔ کیاااا۔۔ !!! ظام زور سے چیخا۔۔۔

آئے ہائے کیا ہو گیا پہلے ہی کمزور دل ہے۔۔ مارنا ہے اپنی بوڑھی دادی کو۔ دادی سینے پر ہاتھ رکھتی بولیں۔۔ ظام کے یوں چلانے سے بیچاری دادی اپنی جگہ سے اچھل گئیں۔۔

دادی میں نہیں کرونگا کسی بھی بلا سے شادی۔۔۔ مجھ سے پوچھے بغیر ہی لڑکی پسند کر لی اور تو اور رشتہ پکا بھی کرنے والے ہیں۔۔ ظام یکدم غصے سے دھاڑا۔۔۔

دادی سینے پے ہاتھ رکھے جھک کر اپنی چپل اٹھائی۔۔۔

رک جا ذرا کتنا بڑا گلا ہے۔۔ مجھ بڈھی کے کان کے پردے پھاڑ ڈالے گا۔۔۔ دادی نے بولتے ساتھ چپل اسے ماری۔۔۔

آہ!! دادی میں بہت شدت سے غصے میں ہوں مت کریں۔۔۔ ظام اپنا بازو سہلاتے ہوئے بولا۔

بس بہت ہو گیا ظام تمہاری شادی ہو گی تو صرف عریبہ سے ہی ہو گی سمجھے ورنہ بھول جاؤ۔۔۔ ٹانگیں توڑ دوں گی تمہاری بھی اور اس چاہنے والی کی بھی۔۔۔ اسماء بیگم غصے میں کہتی چلی گئیں۔

ظام اپنی جگہ پر ساکت کھڑا یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جو سنا۔۔۔ کیا وہ سہی سنا ہے۔۔ جب یقین کرنا مشکل ہو گیا تو دادی کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھیں۔۔۔

دادی کیا اپنے بھی وہی سنا جو میں نے سنا ہے۔۔۔۔ ظام آنکھیں پھیلائے پوچھ رہا تھا۔۔

ہم ابھی یقین کرواتی ہوں۔۔ دادی نے دوبارہ جھک کر چپل اٹھائی اور مارنے ہی لگیں جب ظام تیزی میں ارے آ گیا یقین کہتا دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

آ جائیں سب لیڈیز میں جب تک باہر ہوں۔۔۔ عریب کہتے ساتھ ہی باہر نکلا۔۔

میں آتی ہوں بال بنا کر۔۔ عریبہ ندا کو کہتی اپنے کمرے میں گئی۔۔۔۔

گنگناتے ہوئے وہ اپنے بال بنا رہی تھی جب خاموشی سے دروازہ کھول کر اندر آتے ظام نے ہاتھ میں پکڑا ماسک پہنا (خوفناک شکل کا)

لائٹ بند کی اور اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا وہ جو گنگنانے میں لگی تھی لائٹ بند ہونے پر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

کون ہے؟ کس نے لائٹ بند کی۔۔ ظام اسکے پاس ہی کھڑا تھا اندھیرے کی وجہ سے اسے دیکھا نہیں۔۔

کون!! یکدم ہی اسے اپنے قریب کسی وجود کا احساس ہوا۔۔۔

کک کون ہے۔۔ عریبہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔اسکے پوچھنے پر وہ اور نزدیک آیا۔۔

دیکھو میرے پاس مت آنا۔۔ عریبہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔

پلیز دیکھو قریب مت آو۔۔۔۔

میں تمہے پسند کرتا ہوں دیکھو میں تمھارے لئے بہت دور سے آیا ہوں۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ ہٹ جاؤ ورنہ میں اس سے تمہے مار مار کے تمہارا قتل کر دوں گی۔

عریبہ ڈرتے ڈرتے بول کر ہاتھ میں پکڑا ہیئر برش دیکھا کر دھمکی دینے لگی۔۔۔۔

ہاہاہاہا!! ہو۔۔۔ میں تو ڈر گیا۔۔ وہ اسکا مذاق بناتا اسنے کمر سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

عریبہ اسکے سینے سے لگی پہلے تو ڈر کر چیخنے لگی تھی۔۔ جب کچھ احساس ہوا۔۔ اپنی ناک اسکی جیکٹ کے بلکل قریب کی ظام کی کلون کی دھیمی دھیمی خوشبو۔۔۔۔

(ڈر کے مارے کچھ محسوس نہیں کر سکی سوائے اس کے۔۔کے کمرے میں کوئی آگیا ہے)

عریبہ نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھے۔۔

ظام کچھ کہتے کہتے ٹھٹکا۔۔

لے جاؤ مجھے ساتھ میں خود کتنے برسوں سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔عریبہ محبت بھرے لہجے میں بولی ظام کی رگیں تن گئیں اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی۔۔۔

ظام نے جھٹکے سے اسے چھوڑا غصے میں ماسک اترتا کمرے کی لائٹ جلانے کے لیے آگے بڑھا۔

عریبہ قہقہ ضبط کیے بولی۔۔۔

کہاں جا رہے ہو مجھے چھوڑ کر۔۔ظام نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔

ظام آآآپ۔۔۔عریبہ حیران ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔

ظام گھورتا آگے بڑھا۔۔۔کس کے ساتھ جا رہی تھی تم ہاں۔۔۔

ظام نے دونوں بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔

اسی کے ساتھ جس سے میری شادی ہونے والی ہے۔۔۔عریبہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

اور کس سے ہو رہی ہے شادی؟ ظام اس پے جھکتا ہوا پوچھنے لگا۔۔

ہے کوئی پیارا سا شخص۔۔جواب صرف میرا ہونے والا ہے۔۔عریبہ شرما کر بولتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

ظام مسکرا دیا۔۔۔۔پھر جھک کر اسکے سر پے پیار کیا۔۔۔عریبہ کی سانس اتھل پتھل ہونے لگی۔۔

کیسے پہچانا کے میں تھا۔۔۔ ظام اسکے گرد گرفت سخت کرتا بولا۔۔

عریبہ سینے سے لگے ہی بولی۔۔ آپکی کلون کی جوشبو سے۔۔

ویسے تم ہیئر برش سے کیسے قتل کرتی؟ ظام نے شرارت سے پوچھا عریبہ ہنس دی۔۔۔

عریبہ!!! کہاں رہ گئی ہو بیٹا سب گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔ علی صاحب کی آواز پر عریبہ جلدی سے اس سے الگ ہوتی دروازے کی سمت بھاگی۔۔

ظام بھی ایک ہاتھ سے اسٹائل سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکراتا پیچھے گیا۔۔۔

کہاں رہ گئی تھی جلدی بیٹھو۔۔ ظام بھی آکر عریب کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔ چلیں بھائی۔۔۔

چاندرات کی وجہ سے آج بازاروں کی رونق ہی الگ تھی۔۔ سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیں ورنہ گم ہوگئے تو میں نہیں ڈھونڈوں گا۔۔ ظام نے اعلان کیا۔۔۔۔

کہیں تم ہی نہ کھو جانا۔۔۔۔ عریب کہتے ساتھ عدن کا ہاتھ پکڑتا چلنے لگا۔۔۔

واہ بھائی سہی جا رہے ہیں۔۔ ظام نے عریب کو عدن کا ہاتھ تھام کر آگے جاتے دیکھا تو ذو معنی انداز میں بولا۔۔۔۔

پھر عریبہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوسری سمت لے کر جانے لگا۔۔

ارے کیا ہو گیا ہے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔ عریبہ نے پریشانی سے پوچھا پھر گردن موڑ کر ان سب کو دیکھا جو باتیں کرتے جا رہے تھے۔۔۔

چپ چاپ چلو زیادہ چڑچڑ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہونے والا مجازی خدا ہوں تمہارا۔۔

ظام رعب سے بول کر اسے ساتھ لیکر شاپ میں چلا گیا۔۔

ہنہ پکوڑا چھوڑ۔۔۔بتاتی ہوں گھر چلیں چڑچڑ نہ کرو۔۔ عریبہ بڑبڑاتی اسکی نقل اتارتی چپ چاپ چلنے لگی۔۔

عدن اور ندا دونوں چوڑیاں لے رہی تھیں جب کے عریب سائیڈ پر کھڑا عدن کو دیکھ رہا تھا۔

دکان میں کافی رش تھا۔۔

(واپسی میں ندا کو اسکے گھر بھی چھوڑنا تھا وہ اپنی فیملی کے ساتھ واپس نہیں گئی تھی کیوں کے چوڑیاں اور مہندی لگوانے اسے کزنز کے ساتھ جانا تھا)

لڑکے نے چوڑیوں والا شاپر عدن کی طرف بڑھایا جب عریب نے جلدی سے آگے بڑ کر شاپر لیا اور پیمنٹ کی۔۔۔دکان سے باہر نکل کر عریب نے ندا کو مخاطب کیا۔۔۔

ندا۔۔۔

جی بھائی۔۔

تم نے نہیں لیں چوڑیاں۔۔۔ عریب انجان بننے کی اداکاری کرنے لگا۔۔

میں نے تو لے لی ہیں دیکھیں۔۔۔ندا نے آگے بڑھ کر اس سے شاپر لے کر اپنی چوڑیاں دیکھائیں۔

ارے واہ زبردست۔۔۔

اچھا چلو مہندی بھی لگوانی ہے۔۔۔

کچھ پسند آیا؟ ظام نے عریبہ سے پوچھا عریبہ نے اسکے سینے پر انگلی رکھی۔۔۔

جی بلکل آپ۔۔۔

ہائے ظالم کاش اکیلے میں کہتی تو چوم لیتا انہیں۔۔ ظام تھوڑا جھک کر ہلکی آواز میں بولا۔۔

استغفراللہ بہت بے شرم ہیں اتنی لفنٹروں والی باتیں کہاں سے سیکھیں۔ عریبہ شرم سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

ظام نے ایسی نظروں سے دیکھا کے عریبہ اور بول نہ سکی۔۔

شادی ہونے دو پھر تمہے بتاؤں گا۔۔۔

مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔۔

ہاں بلکل ڈرو اس وقت سے جب تم میری بانہوں میں ہو گی۔۔ ظام معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا انکھ دبا کر بولا۔۔

عریبہ دھک سے رہ گئی۔۔

آ۔۔۔ اچھا ہوا بتا دیا میں گھر جا کر بول دو نگی مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی وادی۔۔۔ ظام نے اسکی بات سن کر غصے سے دیکھا۔۔

بیٹا شادی تو تمھارے اچھے بھی کرینگے ورنہ ٹانگیں توڑ کے رکھ دوں گا۔۔

کیاااآپ کیسے کہ سکتے ہیں مجھے۔۔۔۔ عریبہ آنکھیں پھاڑتی حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔

اوہ بھائی صاحب ذرا سائیڈ پر ہو کر باتیں کریں۔۔اس سے پہلے ظام کوئی جواب دیتا۔۔ پیچھے سے کسی نے کہا۔۔

عریبہ نے دیکھا وہ دونوں واقعی دوکان کے بیچو بیچ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔

دونوں سائیڈ پر ہوئے۔۔۔ہنہ تمیز سے کہ رہا تھا ورنہ ہٹا کر دیکھاتا مجھے اندھا آدمی سائیڈ سے بھی جا سکتا تھا۔۔۔

ظام منہ بنا کر عریبہ سے بولا۔جو ظام کی بات سن کر ہنستی ہوئی ڈریس دیکھنے لگی۔۔

(ظام اسے کوئی گفٹ دینا چاہتا تھا اس لیے ڈریس دلانے لایا)

عریب فون کر کے پوچھیں کہاں ہیں یہ دونوں۔۔وہ لوگ مہندی لگوانے کا شی پارلر جا رہی تھیں۔۔۔ مگر ظام اور عریبہ ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔

کیا ہے عریبہ سے بات ہوئی ہے چوڑیاں لے چکی ہے مگر ظام کو شرٹ پسند آگئی ہے وہ لے رہے ہیں مسٹر۔۔۔ عریب کہ کر گاڑی میں بیٹھا۔۔

ارے عریب بھائی گاڑی آپ نہیں چلائیں گے۔۔

نہیں میں تھک گیا ہوں اب ظام کی باری۔۔ عریب نے کہ کر سر سیٹ پے رکھ کر ریلیکس انداز میں بیٹھا۔۔

ارے آ گئے سب۔۔۔

السلام علیکم !! سب نے ساتھ سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔

امی دیکھیں مہندی۔۔ عریبہ اور عدن دونوں باری باری سب کو مہندی دکھا کر تعریفیں وصول کر رہی تھیں۔۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔ عقیل صاحب اٹھ کر گئے تو کب سے خاموش بیٹھا ظام اٹھ کر دھم سے دادی کے پاس بیٹھا۔۔

تمھے کیا ہوا۔۔ عریب نے پوچھا۔۔

آپ تو نہ ہی پوچھیں ظالم ٹائپ کے بھائی ہیں آپ۔۔ ظام ویسے ہی تپا ہوا تھا اس لئے پھاڑ کھانے والے انداز میں عریب سے بولا۔۔۔

دادی جو پاس ہی بیٹھیں تھیں اسکا کان پکڑ کے مروڑا۔۔

ایک تو بھائی پوچھ رہا ہے تمیز سے جواب دینے کے بجائے بدتمیزی کر رہا ہے۔۔۔

دادی چھوڑ دیں آپ کے لاڈلے پوتے نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔

ارے بتاؤ گے تو پتا چلے گا نہ کیا ظلم کر دیا۔۔

دادی میں بتاتی ہوں۔۔۔۔ظام کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عریبہ بول اٹھی۔۔

مجھے پتہ تھا تم میرے لئے ضرور آواز اٹھاؤ گی۔۔ ظام عریبہ کو پیار سے دیکھ کر بولا جو اسکے کہنے پر آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔۔

بس بس بھائی نے کچھ ایسا نہیں کیا بس گاڑی چلوائی ہے اس لیے محترم کے ہاتھ دکھ گئے۔۔

عریبہ دادی کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی۔۔ ظام کا دل کیا اٹھا کر پٹخ دے بے وفا لڑکی کو۔۔

تم تو گئی میرے ہاتھوں سے۔۔ ظام اسے پکڑنے بھاگا عریبہ نے جلدی سے اٹھ کر سیڑیوں کی سمت دوڑ لگا دی۔۔۔

پیچھے سب دونوں کے دیکھ کر ہنس دئے۔اللہ دونوں کو اسی طرح خوش رکھے۔۔ دادی کے کہنے پر سب نے امین کہا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

موم میں ریحان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔ ایشا اپنی امی کے روم میں آئی جو کہیں جانے کی تیاری کر رہیں تھیں۔ایشا نے آتے ساتھ ہی شمائلہ بیگم سے کہا۔

کیا سچ میں ؟

جی بلکل۔۔۔

اور وہ ظام ؟

موم وہ اپنی کزن سے شادی کر رہا ہے۔۔

کیا اس نے تمھے بتایا۔۔

یس موم میں سمجھتی تھی وہ مجھ سے پیار کرتا ہے مگر میں غلط تھی۔۔ میں ایسے انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی جس کے دل میں میرے لئے کچھ نہ ہو۔مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے میں اس سے شادی کے لئے بھیک نہیں مانگ سکتی۔۔۔

آپ بات کرلیں ڈِیڈ سے کہ میں نے ہاں کر دی ہے۔۔۔ایشا ظام کے آفس گئی تھی تاکے پتہ لگا سکے کہ ظام واقعی چلا گیا ہے یا عریبہ نے اسے بیوقوف بنایا۔آفس پہنچ کر گاڑی سے نکلی۔۔۔ ظام اسے پارکنگ میں ہی مل گیا۔ایشا غصے میں اسکے سامنے جا کر رکی۔۔

تم کیوں مجھے اگنور کر رہے ہو نہ کال پک کر رہے ہو نہ کسی میسج کا جواب دے رہے ہو۔۔ تمھاری اس جاہل کزن نے مجھے کہا تم کسی انگریزن کے ساتھ سب کو چھوڑ کر ملک سے چلے گئے ہو۔۔ایشا چیخ کر بولی غصے سے چہرہ سرخ پڑھ گیا تھا۔۔

چیخنا بند کرو میں تمھارے گھر کا ملازم نہیں ہوں اور ہاں عریبہ کے بارے میں کوئی بکواس مت کرنا۔۔۔میری ہونے والی بیوی ہے وہ بہت جلد میں شادی کر رہا ہوں اس سے اور ذرا مجھے بتاو گی کب میں نے تم سے کہا کے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔میری زندگی ہے میں کسی سے بھی شادی کروں تمھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے اور ایک آخری بات ہماری دوستی بھی آج سے ختم سمجھو۔۔۔میں نہیں چاہتا آگے چل کر کوئی غلط فہمیاں کریٹ ہوں۔۔۔ بائے۔ظام بول کر گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔ایشا وہیں خاموش کھڑی رہی۔۔۔۔

عریبہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی ظام بھی پیچھے ہی تھا۔۔۔۔

تمھاری زبان آج کل بہت چل رہی ہے ابھی تمھارے منہ کو بند کرتا ہوں۔۔ ظام نے اسے پکڑنا چاہا جب عریبہ بیڈ پر چڑھ کر تکیہ اس پر پھینکنے لگی۔۔

پکڑ تو لیں پہلے۔۔ظام نے تکتہ ریٹرن اسے مارا عریبہ بچنے کے لیے نیچے بیٹھنے لگی۔۔

مگر بیڈ پر گر گئی ظام تیزی سے اس تک آیا۔۔

اب بچ کر دکھاؤ ذرا تم۔۔۔ ظام نے کہ کر اس پے جھک کر دونوں ہاتھ پکڑے۔۔

ظام چھوڑیں۔۔ عریبہ نے مچل کر ہاتھ چھڑوانے چاہے۔جب اسی چکر میں ظام اس پر گرا۔۔

ظام نے اسکی دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بیڈ سے لگائے۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔اٹھیں میرے دم نکل جائے گا۔۔ عریبہ ادھر ادھر دیکھتی شرم سے سرخ چہرہ لئے بول رہی تھی۔۔

جب کے ظام اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ پھر اسکی گردن پے جھک کر اسکی گردن کو چوما اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

عریبہ سن ہو گئی ظام کو دیکھا جو کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

عریبہ جلدی سے اٹھ کر تیزی سے باتھ روم کی طرف بھاگی۔۔

بے شرم۔۔۔۔۔۔اندر آ کر لاک لگا یا سینے پر ہاتھ رکھے اپنی سانس ہموار کرنے لگی۔۔۔

ظام مسکراتا باہر نکل گیا۔۔۔

عدن عید کا سوٹ استری کر رہی تھی جب عریب نے پیچھے سے اسکے کمر سے پکڑ کر اسے کان میں بولا۔۔

کمرے میں آجانا مجھے کام ہے تم سے۔۔۔

اف ڈرا دیا مجھے۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔

پہلے وعدہ کرواؤ گی۔۔

اچھا وعدہ آؤ نگی اب چھوڑیں۔۔۔

اوکے میں انتظار کر رہا ہوں۔ عریب مسکر کر کہتا چلا گیا۔۔عدن مسکرا کر دوبارہ استری کرنے لگی۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔

آجاؤ۔۔عدن اندر آئی عریب ٹی شرٹ اور ٹروزر پہنے بیڈ پر لیٹنے لگا تھا۔۔

عدن کو اندر آتے دیکھ مسکرا کر سیدھا ہوا۔۔عدن اندر آئی کمرے میں اے سی کی کولنگ اور نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔

عدن گھبراتی ہوئی وہیں رک گئی۔۔۔

عریب نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما پھر دروازے کو لاک لگا کر اسے اپنے قریب کیا عدن کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔

آپ کو کچھ کام تھا۔۔۔

ہاں کام تو بہت ہے تم سے۔۔ عریب نے کہتے ساتھ ہی اسکے گرد بازوؤں سے اپنا حصار باندھا۔۔

عریب آپ۔۔۔

ششش!! شوہر ہوں تمہارا ڈر کیوں رہی ہو۔۔ عریب نے عدن کے گرد گرفت تنگ کی اور اسکی گردن پہ جھک کر اسکے بالوں میں منہ چھپالیا۔۔

پپ۔۔ پلیز۔۔ عدن کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔

ع۔۔ عریب۔۔ عدن روہانسی ہوئی۔۔

عریب نے اسے چھوڑا پھر گہری سانس لے کر لائٹ جلائی۔۔

سوری۔۔۔ عریب اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر شرمندہ ہو گیا۔۔۔

اچھا ایک منٹ۔۔۔ وہ کہتا ڈریسنگ ٹیبل سے چوڑیوں کو سیٹ اٹھا کر اسکے پاس آیا۔۔

عدن نے اپنی خریدی ہوئی چوڑیاں اس کے پاس دیکھ کر حیرت سے اسے دیکھا۔

یہ آپ کے پاس۔۔

ہاں نکال لیں تھیں۔۔ عریب شرارت سے کہتا اسے بیڈ تک لایا۔۔

بیٹھو۔۔ قسم سے اب کچھ نہیں کر رہا بھروسا رکھو۔۔۔ عدن کو کشمکش میں دیکھ کر اسنے کہا۔۔

مجھے بھروسہ ہے آپ پر۔۔۔ عدن شرمندہ سی بیٹھی۔۔

عریب نے بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھاما اور چوڑیاں پہنانے لگا چوڑیاں پہنا کر دونوں ہاتھوں کو تھام کر اسے دیکھا۔۔

کیا مجھے پیار کرنے کی اجازت ملے گی۔۔ عریب کے کہنے پر عدن شرماتی گردن جھکا گئی۔۔

عریب نے اسے محبت سے دیکھا پھر دونوں ہاتھوں کو چوما۔۔ آئی لو یو مسز عریب۔۔

صبح سب مرد عید کی نماز پڑھنے گئے۔۔۔جب کے عدن اور عریبہ تیار ہو کر عید مل کر ٹیبل سیٹ کرنے لگی۔۔

ارے یہ شیر خورمہ بھی رکھ دو ٹیبل پر۔۔اسماء بیگم عریبہ سے بولیں جو دادی سے عیدی لے رہی تھی۔۔

اچھا آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم !! سب نماز پڑھ کر آتے ساتھ ہی سب سے عید ملنے لگے۔۔۔

ابو عیدی دیں۔۔ عریبہ علی صاحب سے مل کر بولی۔۔۔

چلو بھئی بھیک مانگنے آ گئے لوگ۔۔ ظام چڑاتا ہوا دادی کے گرد بازو پھیلا کر بیٹھا۔۔

ہاں تو آپ نہ لیں۔۔۔۔۔۔میں تو سب سے عیدی لونگی۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں محلے والوں کے گھر جا کر ان سے بھی لے لو۔۔۔

بس کرو ظام مت تنگ کرو۔۔ عقیل صاحب نے ٹوکا۔۔

عریبہ منہ چڑھاتی سب سے عیدی لے کر اسکے سامنے آئی۔۔

نکالیں عیدی۔۔۔

میں کیوں دوں اپنی عیدی تمہے۔۔۔ظام نے اپنی پوکٹ پے ہاتھ رکھ کر اسے کہا جسے وہ زبردستی نکال لے گی۔۔

اپنی عیدی نہیں اپنے پاس سے دیں۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ظام نے والٹ نکال کر ہزار کے دو نوٹ نکالے۔۔۔

عدن بھابھی۔۔۔ظام کے بھابھی کہنے پر سب مسکرائے جب کہ عدن سٹپٹا کر سر جھکا گئی۔۔۔

ادھر آئیں۔۔عدن قریب آئی ظام نے دونوں نوٹ عدن کو دیے۔

آپکی عیدی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔عدن نے عیدی لے کر مسکرا کر کہا۔۔۔

اور میری۔۔۔عریبہ بے چینی سے بولی۔۔

افف تم کنگال کر دو بس۔۔۔ظام نے کہتے ساتھ پھر ہزار کے دو نوٹ نکالے۔۔

یہ لو مگر خرچ مت کرنا۔۔

کیوں نہ کروں۔۔

کیوں کے میرے ہیں۔۔۔ادھار مانگ سکتا ہوں۔۔

ہنہ آپ ہیں ہی بھکڑ۔۔عریبہ تپ کر عریب کے ساتھ جا بیٹھی۔۔

سب ان دونوں کی نوک جھوک دیکھ کر مسکرائے جا رہے تھے۔۔۔

مجھ سے عیدی نہیں لو گی۔۔۔عدن کمرے میں جا رہی تھی جب عریب نے پیچھے سے ہاتھ تھام کر کہا۔۔عدن نے اسے دیکھا۔۔۔

اپنے دی ہی نہیں۔۔۔عدن مسکرا کر بولی۔۔

عید تو مل لو پھر عیدی بھی مل جائے گی۔۔عریب قریب آتے ہوئے بولا۔۔عدن اسے دیکھتی رہی پھر آگے بڑھ کر سینے سے لگ گئی۔۔

عریب نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔۔ عید مبارک۔۔

♥ختم شدہ♥

New Era Magazine

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین